

العروة في الحج و العمرة

فتاوى حج و عمره

تأليف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کانڈی بازار، ٹٹھارہ، کراچی، فون: 2439799

نام کتاب

العروة في الحج و العمرة "فتاوى حج و عمره"

تصنيف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

سن اشاعت

ذی قعدہ 1428ھ - دسمبر 2007ء

تعداد اشاعت (پا راول)

2600

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کانڈی بازار، ٹٹھارہ، کراچی، فون: 2439799

www.ishaaateislam.net

www.ahlesunnat.net

پر موجود ہے۔

ملاطی قاری نے امام محمد علیہ الرحمہ کی مندرجہ عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا:

لأن فيه منفعة الفقراء، قلت: أو محنة الأغنياء (۴۲)

یعنی، اس میں فقراء کا فائدہ ہے اور (ملاطی قاری فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں مالداروں کے لئے آزمائش ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الأربعاء، ۸ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ، ۱ یوسف ۲۰۰۶م (238-F)

حج کی سعی نہیں کی تو حاجی پر کوئی پابندی باقی رہے گی؟

استفتا: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص

نے طواف زیارت کے بعد سعی میں تاخیر کی تو اس پر کوئی پابندی رہے گی یا نہیں؟

(اساں: عرفان ضیائی، کراچی)

بسمہ تعالیٰ و تقدس الجواب: اس شخص پر احرام کی کوئی پابندی

نہیں رہے گی کیونکہ سوائے بیوی کے حامل ہونے کے باقی ساری پابندیاں حلق یا تقصیر سے ختم ہو گئیں، باقی رہی یہ آخری پابندی وہ بھی طواف زیارت سے ختم ہو گئی۔ اسی لئے اگر کوئی شخص طواف زیارت کے بعد سعی سے قبل اپنی بیوی سے جماع کر لے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا،

چنانچہ امام ابو منصور محمد بن کرم کرمانی حنفی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

ولو سعی بعد ما حل من حجه و واقع النساء أجزأه

یعنی، اگر کسی شخص نے اپنے حج سے (طواف زیارت کر کے) فارغ

ہونے اور بیویوں سے جماع کرنے کے بعد سعی کی تو اسے جائز ہے۔

کیونکہ سعی کے لئے کوئی وقت متعین نہیں، چنانچہ امام کرمانی لکھتے ہیں:

لأن السعي غير موقت فشرطه أن يوجد بعد الطواف و قد

وجد (۴۴)

یعنی، کیونکہ سعی غیر موقت ہے پس اس کی شرط یہ ہے کہ وہ طواف کے بعد پائی جائے اور وہ پائی گئی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الأربعاء، ۲۵ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ، ۱۷ یوسف ۲۰۰۶م (249-F)

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
☆	پیش لفظ	8

سعی

۱۔	سعی مسجد الحرام کی حدود میں ہے یا خارج	9
۲۔	سعی میں ایک چکر سے مراد	12
۳۔	حج کی سعی اور احرام	14
۴۔	حج کی سعی میں افضل کیا ہے؟ طواف زیارت سے پہلے کرنا یا بعد میں	15
۵۔	منیٰ روانگی سے قبل حج کی سعی کرنا جائز ہے	19
۶۔	منیٰ روانگی سے قبل کی جانے والی حج کی سعی میں احرام کا حکم	22
۷۔	حالت حیض میں سعی کا حکم	23
۸۔	حج کی سعی میں تاخیر کا حکم	25
۹۔	حج کی سعی کے بغیر وطن واپسی کا حکم	27
۱۰۔	حج کی چھوڑی ہوئی سعی دوسرے سفر میں ادا کرنے پر دم ساقط ہو گا یا نہیں؟	28
۱۱۔	حج کی سعی نہیں کی تو کیا حاجی پر کوئی پابندی باقی رہے گی؟	33

مناسک منیٰ

۱۔	آٹھ روزہ والحج کو منیٰ جانا اور نو کی رات منیٰ میں گزارنا	35
۲۔	گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا	38
۳۔	۱۱ اور ۱۲ تاریخ کو رمی کا حکم	41
۴۔	غروب آفتاب کے بعد رمی کا حکم	51
۵۔	ترک رمی کا حکم	52
۶۔	منیٰ میں غسل کی صورت	56
۸۔	منیٰ میں غسل فرض ہونے کی صورت میں تیمم کرنے کا حکم	57

مناسک عرفات

۱۔	وقوف عرفہ اور رکعت ہلال	59
۲۔	کیا یوم عرفہ یام حج میں شامل ہے	62
۳۔	وقوف عرفہ کا مکمل وقت مسجد نمروہ کے عرفات سے خارج حصے میں گزارنے والے کا حکم	63
۴۔	حاجی اور یوم عرفہ کا روزہ	67
۵۔	عرفات میں نوذوالحجہ کو جمع بین الصلواتین کا حکم	70

مناسک مزدلفہ

۱۔	ہب مزدلفہ میں مغرب و عشاء کا حکم	74
----	----------------------------------	----

۲۔	مزولفہ میں حقوق العباد کی معافی	80
۳۔	مزولفہ سے منیٰ کو کب روانہ ہو	83

قربانی

۱۔	حج تمتع اور قرآن میں جانور ذبح کرتے وقت نیت	88
۲۔	تمتع جانور ذبح نہ کر سکتا تو کیا کرے	88
۳۔	قربانی پر قدرت نہ رکھے والے حاقی کے لئے روزوں کا حکم	90

حلق و قصر

۱۔	عمرہ والا احرام کھول کر حلق یا قصر کرائے یا کھولنے سے قبل	95
۲۔	عمرہ کر کے سر کا کچھ حصہ منڈ لیا تو احرام سے باہر ہوا یا نہیں	96
۳۔	تقصیر میں ایک پورے سے کم بال کٹوانے کا حکم	97
۴۔	احرام کھولنے کے وقت اپنے جیسے کا سر مونڈنا	98

جنایات (جرم اور ان کے کفارے)

۱۔	ویدہ و انسہ ترک واجب کا ارتکاب کرنا	101
۲۔	صدق کی مقدار اور اس کی ادائیگی کا حکم	103
۳۔	حلق یا تقصیر کروائے بغیر ممنوعات احرام کا ارتکاب	104
۴۔	عمرہ میں سعی کے بغیر حلق کروانے کا حکم	110
۵۔	عمرہ کی سعی کے بعد حلق یا تقصیر کے بغیر دوسرے احرام کا حکم	110

۶۔	عورت کا تقصیر سے قبل سنگھڑھی کرنا	112
۷۔	محرم کا بھولے سے قلیل مدت کے لئے اپنے چہرے کو ڈھپا لینا	113
۸۔	احرام میں نہ یا سر پر ہاتھ رکھنے کا حکم	115
۹۔	بھولے سے یا کسی دوسرے کے فعل سے محرم کے سر یا چہرے پر کپڑا آ جانے کا حکم	117
۱۰۔	دوران سعی زوجین کا شہوت کے ساتھ ایک دوسرے کو بھونکا	121
۱۱۔	تمتع کا قربانی سے قبل حلق کروانا	122
۱۲۔	رہی قربانی، حلق اور حواف زیارت میں ترتیب کا حکم	123

عورتوں کے مسائل

۱۔	عورت کن کن مردوں کے ساتھ سفر حج و عمرہ کے لئے جاسکتی ہے	133
۲۔	بغیر محرم کے سفر حج کا شرعی حکم اور حکومت کی حج پالیسی	133
۳۔	عورتوں کا بلند آواز تبلیغ پڑھنا اور دعائیں مانگنا	139
۴۔	حالات حیض میں عورت احرام کیسے باندھے اور افعال حج کیسے لو کرے؟	140
۵۔	حالات حیض میں کون کون سے افعال ممنوع ہیں؟	141
۶۔	حج سے بارہ روز قبل عمرہ کے احرام کی حالت میں حیض کا آجانا	143
۷۔	حائضہ کے لئے احرام حج کے وقت غسل کا حکم	144
۸۔	عورت حالت حیض میں حواف زیارت کر لے تو حج کا حکم	146

پیش لفظ

حج اسلام کا اہم رکن ہے جس کی ادائیگی صاحب استطاعت پر زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے، اس کے بعد جتنی بار بھی حج کرے مکمل ہو گا اور پھر لوگوں کو دیکھا جائے تو کچھ تو زندگی میں ایک ہی بار حج کرتے ہیں کچھ دو یا تین بار، اقل قلیل ایسے ہوتے ہیں جن کو ہر سال یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔ لہذا حج کے مسائل سے عدم واقفیت یا واقفیت کی کمی ایک فطری امر ہے۔ پھر کچھ لوگ تو اس کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے، دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے افعال کا ارتکاب کرتے ہیں جو سراسر ناجائز ہوتے ہیں اور کچھ علماء کرام کی طرف رجوع کرتے ہیں مناسک حج و عمرہ کی ترتیب کے حوالے سے ہونے والی نشستوں میں شرکت کرتے ہیں پھر بھی ضرورت پڑنے پر حج میں موجود علماء یا اپنے ملک میں موجود علماء سے رابطہ کر کے مسئلہ معلوم کرتے ہیں۔ اور پھر علماء کرام میں جو مسائل حج و عمرہ کے لئے شب فقہ کا مطالعہ رکھتے ہیں وہ تو مسائل کا صحیح جواب دے پاتے ہیں اور جن کا مطالعہ نہیں ہوتا وہ اس سے عاجز ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں جمعیت اشاعت الہدٰی (پاکستان) کے زیر اہتمام نور مسجد بینادر میں پچھلے کئی سالوں سے ہر سال باقاعدہ ترتیب حج کے حوالے سے نشستیں ہوتی ہیں اسی لئے لوگ حج و عمرہ کے مسائل میں ہماری طرف کثرت سے رجوع بھی کرتے ہیں، اکثر تو زبانی اور بعض تحریری جواب طلب کرتے ہیں اور کچھ مسائل کے بارے میں ہم نے خود دارالافتاء کی چاب رجوع کیا اور کچھ مفتی صاحب نے ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء کے حج میں مکہ مکرمہ میں تحریر فرمائے۔ اس طرح ہمارے دارالافتاء سے مناسک حج و عمرہ اور اس سفر میں پیش آنے والے مسائل کے بابت جاری ہونے والے فتاویٰ کو ہم نے ملحدہ کیا ان میں سے جن کی اشاعت کو ضروری تھا اس مجموعے میں شامل کر دیا اور شجاعت کی وجہ سے اسے تین حصوں میں تقسیم کر دیا، لہذا یہ حصہ دوم ہے جسے جمعیت اشاعت الہدٰی اپنے سلسلہ اشاعت کے 164 ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کی کاوش کو قبول فرمائے اور اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین

فقیر محمد عرفان ضیائی

148	۹۔ ماہواری ختم ہونے پر طواف زیارت کیا کہ پھر شروع ہو گئی
151	۱۰۔ حائضہ عورت اور طواف واداع
152	۱۱۔ تقصیر سے قبل عورت کا اپنے سر کو نکال کرنا
153	۱۲۔ احرام کے بغیر طواف میں عورت چہ نہیں کھولے گی
153	۱۳۔ عورت سفر حج میں بیوی ہو جائے تو مناسک حج ادا کرے یا نہ

تمام ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے اکتوبر کی کتاب میں آپ حضرات کو ہم 2008ء میں ممبر شپ جاری رکھنے کے لئے اور نئی ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے فارم جاری کر چکے ہیں، لہذا آپ حضرات سے گزارش ہے کہ جن حضرات نے اب تک اپنے فارم پُر کر کے روانہ نہیں کئے وہ جلد از جلد اپنی ممبر شپ جاری رکھنے اور نئی ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں۔ پرانے ممبران اگر خط نہ بھیجتا چاہیں تو مئی آرڈر پر اپنا نوں نمبر اور موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کریں۔

نوٹ: جن حضرات کو ممبر شپ فارم نہیں ملا ان کے لئے فارم کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

دیگر معلومات کے لئے فون پر رابطہ کریں: فون: 021-2439799

صبح 11:48، شام 12:4

مسعی

مسعی مسجد احرام کی حدود میں ہے یا خارج

استفتا عندہ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسعی (سعی کی جگہ) مسجد احرام کی حدود کے اندر ہے یا خارج، اور عورت حیض اور نفاس کی حالت میں سعی کر سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَقْدِسَ الْجَوَادِبُ: مسعی مسجد احرام سے خارج ہے، چنانچہ امام محمد بن اسحاق خوارزمی حنفی متوفی ۸۲۷ھ لکھتے ہیں:

واعلم أن البيت في وسط المسجد الحرام، والمسجد الحرام في وسط مكة، والصفة خارج المسجد من الجانب الشرقي، والعنقا في جهة الجنوب، والمروة كالمك في الجانب الشمالي (۱)

یعنی، جان لیجئے کہ بیت اللہ مسجد احرام کے وسط میں ہے اور مسجد احرام مکہ معظمہ کے وسط میں ہے، اور صفا مشرق کی جانب مسجد احرام سے خارج ہے اور صفا جنوب میں ہے اور مروہ اسی طرح (مسجد احرام سے خارج) جانب شمالی میں ہے۔

علامہ ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد ازرقی لکھتے ہیں:

عن علي الأزدی قال: سمعت أبا هريرة يقول: إذا لمجد في كتاب الله عز وجل أن حدة المسجد الحرام من الحزوة إلى

۱۔ إلمة الترغيب والترهيق إلى المساجد الثلاثة البيت العتيق، القسم الأول، الفصل الخامس و

الخبون في ذكر ما جاء في بناء المسجد الحرام الخ، ص ۲۰۶

المسعی (۲)

یعنی، علی ازرقی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم کتاب اللہ عز وجل میں پاتے ہیں کہ مسجد حرام کی حد حزورہ سے مسعی تک ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ مسعی (سعی کی جگہ) مسجد سے خارج ہے۔

اور مسعی جب مسجد سے خارج ہے تو حائضہ و نفاس عورت کو وہاں جانے کی ممانعت بھی نہیں کیونکہ ممانعت تو دخول مسجد سے ہے، امام ابو داؤد نے اپنی ”سنن“ میں اور امام بخاری نے ”تاریخ کبیر“ میں اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا جس میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

”لَا أُجِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا خُبٍّ“

یعنی، پس حائضہ اور خبی کے لئے مسجد کو حائل نہیں کرتا۔

اور ابن ماجہ اور طبرانی کی اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے بلند آواز سے ارشاد فرمایا کہ ”مسجد خبی اور حائضہ کے لئے حائل نہیں“۔

اور فقہاء کرام نے بھی لکھا ہے کہ حائضہ عورت کو مسجد میں آنا ممنوع ہے چنانچہ امام ابو الحسن احمد بن محمد القدری متوفی ۴۲۸ھ لکھتے ہیں:

لأنه دخل المسجد (۳)

یعنی، (حائضہ عورت) مسجد میں داخل نہ ہوگی۔

برہان اشریعہ محمود بن صدر الشریعہ احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ نے ”وقایہ الروایہ“ میں لکھتے ہیں:

يمنع الصلاة والصوم ودخول المسجد الخ (باب الحيض)

یعنی، حیض نماز، روزہ اور دخول مسجد سے مانع ہے۔

اور حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسبی متوفی ۷۱۰ھ ”کسر الشفا“

۲۔ اعتبار مكة، المجلد (۲)، باب ذکر غور زمزم وما جاء في ذلك، ذکر حد مسجد الحرام، ص ۶۲

۳۔ مختصر القدوري، كتاب الطهارة، باب الحيض

میں لکھتے ہیں:

و يمنع صلاة و صوماً و دخول مسجد الحج (باب الحيض)

یعنی، حیض نماز، روزہ اور دخول مسجد سے مانع ہے۔

اور حیض و نفاس طواف سے بھی مانع ہے جیسا کہ "وقاية الرواية" اور "كسر النفاق" میں ہے۔

اور امام ابو الحسن احمد بن محمد القدوري متوفی ۴۲۸ھ لکھتے ہیں:

و لا تطوف بالبيت (مختصر القدوري)

یعنی، وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی۔

اور طواف کعبہ سے ممانعت کی یہ دخول مسجد ہے، چنانچہ شارح وقایہ علامہ عبید اللہ بن

مسعود بن تاج اشریطہ "وقاية الرواية" کے قول "يمنع الطواف" کے تحت لکھتے ہیں:

لكنه يفعل في المسجد (۴)

یعنی، طواف سے ممانعت اس لئے ہے کہ طواف مسجد میں ہوتا ہے۔

پھر ایک سوال یہ ہے کہ جب طواف مسجد میں ہوتا ہے اس لئے حالت حیض میں ممنوع

ہے پھر جب فقہاء کرام نے فرمایا کہ حائضہ مسجد میں داخل نہیں ہوگی تو طواف سے ممانعت

ثابت ہوگئی اور محض جو کہ مختصر ہیں ان میں طواف کی ممانعت کو صراحتاً ذکر کرنے کی کیا

ضرورت تھی تو اس کے جواب میں علامہ ابوبکر بن علی متوفی ۸۶۶ھ لکھتے ہیں:

قوله: الطواف لا يكون إلا بدخول المسجد فقد عرف

معناها منه لما القائل في ذكر الطواف، قيل: يتصور ذلك فيما

إذا حائها الحيض بعد ما دخلت المسجد وقد شرعت في

الطواف أو بقول لما كان للحائض أن تصنع ما يضعه الحاج

من الوقوف وغيره ربما يطن طان أنها يحوز لها الطواف

أيضاً كما حاز لها الوقوف وهو أقوى منه فزال هذا الهم

بالمك (۵)

یعنی، پس اگر کہا جائے کہ طواف دخول مسجد کے بغیر نہیں ہوتا اور اس سے

منع تو پہلے جان لیا گیا تو طواف کے ذکر کا کیا فائدہ ہے؟ اس کے جواب

میں کہا گیا کہ وہ اس صورت میں مقصور ہے کہ جب عورت کو حیض آئے تو

وہ مسجد کے اندر ہو اور وہ طواف شروع کر دے یا طواف کے صراحتاً ذکر

کے فائدے کے بارے میں ہم کہیں گے کہ جب حکم تھا کہ حائضہ عورت

وہ کرے جو حاجی کرتے ہیں جیسے وقف عرفہ وغیرہ، کبھی گمان کرنے والا

یہ گمان کر لے کہ اس کے لئے طواف بھی جائز ہے جیسا کہ اس کے لئے

وقف عرفہ جائز ہے اور وہ اس سے زیادہ قوی ہے تو طواف کا صراحتاً

ذکر کر کے اس وہم کا زائل کر دیا گیا۔

والله تعالى أعلم بالصواب

يوم الثلاثاء ۲۹ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ ۲۱ نومبر ۲۰۰۶ م (F-257)

سعی میں ایک چکر سے مراد

استفتا: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چکر کا

مطلب ہوتا ہے کہ جہاں سے چلے گھوم کر اس جگہ واپس پہنچے، اسی طرح سعی میں ایک چکر صفا

سے صفا پر شمار ہونا چاہئے جس طرح کہ طواف میں ہے تو سعی میں اس طرح چکر شمار ہوگا یا صفا

سے مروہ ایک چکر اور مروہ سے صفا و سمر چکر شمار کیا جائے گا؟ نیز اگر کسی نے مروہ سے سعی

شروع کی تو اس کا چکر کہاں سے شمار ہوگا؟

(السائل: سید طاہر نعیمی، کراچی)

بسماء تعالیٰ و تقدس الجواب: مختار مذہب یہی ہے کہ سعی میں چکر

اسی طرح شمار ہوگا کہ صفا سے مروہ ایک چکر اور مروہ سے صفا و سمر، چنانچہ علامہ سراج الدین

طی بن عثمان اونی حنفی متونی ۵۶۹ھ لکھتے ہیں:

و السعي من الصفا إلى المروة شوطاً، و من المروة إلى الصفا

شروط هو المختار (۶)

یعنی، اور سعی صفا سے مروہ ایک پکڑ ہے اور مروہ سے صفا ایک انگ پکڑ ہے، یہی مختار ہے۔

اور جس نے مروہ سے سعی شروع کی اور وہ صفا پر آیا تو اس کا یہ پکڑ شمار نہ ہوگا بلکہ اب وہ صفا سے مروہ کی جانب چلے گا تو وہ اس کا پہلا پکڑ ہوگا، امام محمد بن حسن شیبانی متونی ۱۸۹ھ کی "کتاب الاصل" میں ہے:

و إن بدء بالمروة و بحجم بالصفا حتى فرغ أعاد شوطاً واحداً لأن

الذي بدأ فيه بالمروة ثم أقبل منها إلى الصفا لا يعتد به (۷)

یعنی، اگر سعی کو مروہ سے شروع کیا اور صفا پر ختم کیا یہاں تک کہ فارغ ہو گیا تو ایک پکڑ کا اعادہ کرے (یعنی صفا سے مروہ تک کے پکڑ کا اعادہ کرے) کیونکہ وہ پکڑ جس میں وہ مروہ سے شروع ہوا اور صفا کو آیا وہ (سعی) میں شمار نہیں کیا گیا۔

اور صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی متونی ۱۳۶۷ھ "در مختار" اور "عالمگیری" کے

حوالے سے لکھتے ہیں:

اگر مروہ سے سعی شروع کی تو پچھلا پھیر اک مروہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا جائے گا، اب کے صفا سے مروہ کو جائے گا وہ پچھلا پھیر ہوگا۔ (۸)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم السبت، ۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ، ۱۹ مئی ۲۰۰۷ء (۳۷۱-۳۷۲)

۶۔ الفوائد السراجیہ، کتاب الحج، باب ترتیب افعال الحج، ص ۳۳

۷۔ المبسوط، المجلد (۶)، کتاب المناسک، باب السعی بین الصفا و المروة، ص ۳۴۶

۸۔ بہار شریعت، حصہ ششم، مغاورہ کی سعی کا بیان، ص ۵۹

حج کی سعی اور احرام

استفتا شد: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگوں نے چارپانچ روز بعد حج کی سعی کی اور بغیر احرام کے کی تو کیا ان کی سعی ادا ہو جائے گی اور یہ بھی کہ اس سے قبل نقلی طواف ضروری ہوگا جس طرح منی روانگی سے قبل نقلی طواف کے بعد سعی کرنے کا حکم تھا یا بغیر طواف کے کرنا کافی ہوگی؟

(السائل: محمد تہذیب قادری از لیبیک حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ و تقدس الجواہر: حج کی سعی غیر مؤثقت ہے اور واجبات حج سے ہے اس کی ادائیگی میں بلا مہتا خیر نہیں کرنی چاہئے لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رتا خیر کی وجہ سے بھی ادا کرے گا ادا ہو جائے گی اور واجب ذمے سے ساتھ ہو جائے گا اور تاخیر کی وجہ سے کوئی دم یا صحت بھی لازم نہ ہوگا اور سعی جب طواف زیارت کے بعد کرے تو اس میں احرام شرط نہیں۔ چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی متونی ۱۳۶۷ھ "حوضہ البیۃ" سے نقل کرتے ہیں کہ

"سعی میں احرام اور زمانہ حج شرط نہیں، نہ کی ہو تو جب بھی ادا کر لے ادا

ہو جائے گی۔" (۹)

اور اس میں احرام شرط نہیں جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں ہے اسی طرح نقلی طواف بھی شرط نہیں کیونکہ اس سعی کو جب حاجی نے طواف زیارت کے بعد ادا کیا تو اس کے ذمے میں واجب ہو چکی تھی تو جب بھی ادا کرے گا تو اپنے ذمے سے واجب کو ساتھ کرے گا، یہ اس طرح ہے جس طرح کسی شخص نے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کا طواف کرنے کے بعد چند دن تک کسی وجہ سے سعی نہ کر سکا اور احرام ہی میں رہا تو جب بھی وہ سعی کرے گا تو سعی ادا ہو جائے گی اور سعی کے لئے نقلی طواف کی حاجت بھی نہ ہوگی کیونکہ اس سعی کے کو جب اس طواف کی وجہ سے ہے وہ اسے ادا کر چکا، اب نئے طواف کی حاجت نہیں۔ اسی طرح یہاں بھی جس طواف

۹۔ بہار شریعت، جلد (۱)، سعی کی تطہار، ص ۵۰۵

کی وجہ سے یہ سعی لازم ہوتی ہے و طواف زیارت ہے وہ اسے ادا کر چکا، اب سعی ادا کرنے کے لئے نئے طواف کی حاجت نہیں، طواف زیارت میں چونکہ احرام شرط نہیں اس لئے سعی میں بھی احرام شرط نہیں جب کہ طواف زیارت طلق کے بعد ہو کیونکہ حاجی طواف زیارت اگر حلق سے قبل کرتا تو احرام میں کرتا تو بھی درست ہو جاتا اگرچہ یہ خلاف سنت ہے اور اگر حلق کے بعد کرتا تو بلا احرام کرتا، یہی حکم سعی کا ہے کہ طواف زیارت کے بعد سعی اگر حلق سے قبل کرے تو احرام میں کرے اور بعد میں کرے تو بغیر احرام کے کرے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخميس، ۱۵ ذو الحجة ۱۴۲۷ھ، ۴ يناير ۲۰۰۷م (342-F)

حج کی سعی میں افضل کیا ہے؟ طواف زیارت سے پہلے کرنا یا بعد میں

استفتا علیہ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ منیٰ روانگی سے قبل طواف زیارت کی سعی کر لیا جائز ہے مگر افضل کیا ہے کہ طواف زیارت کی سعی طواف زیارت کے بعد کرے یا منیٰ روانگی سے قبل احرام باندھ کر رمل و اضطباع کے ساتھ نفل طواف کرنے کے بعد کرے؟

(السائل: طالب قادری، جمشید روڈ، کراچی)

بسم اللہ تعالیٰ و تقدس الجواب: یہی سوال علامہ رحمۃ اللہ بن عبد اللہ سندھی حنفی نے لکھا ہے کہ:

وهل الأفضل تقديم السعي أو تأخيره إلى وقتة الأضحية

یعنی، کیا سعی کی تقدیم افضل ہے یا اس کی اپنے اصلی وقت (یعنی طواف زیارت کرنے کے بعد) کی طرف تاخیر۔

تو خود ہی جواب میں لکھتے ہیں کہ:

قبل الأول، و قبل الثاني

یعنی، کہا گیا کہ پہلا (یعنی تقدیم سعی) افضل ہے، اور کہا گیا کہ دوسرا (یعنی طواف زیارت کے بعد سعی کرنا) افضل ہے۔

لہذا بہت ہوا کہ فضیلت میں اختلاف ہے اور اختلاف غیر تارن کے حق میں ہے، چنانچہ علامہ رحمۃ اللہ بن عبد اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں:

و الخلاف في غير التارن

یعنی، اختلاف غیر تارن میں ہے۔

اور ملا علی قاری حنفی اس کے تحت لکھتے ہیں:

وهو المقرر مطلقاً و المتمتع آفاقاً بلا شبهة أو مكياً فقيہ

مناقشة (۱)

یعنی، اور غیر تارن مطلقاً سفر و باج سے اور بلاشبہ متمتع آفاق ہے یا مکی ہے تو اس میں مناقشہ ہے۔

اور تارن کے بارے میں علامہ رحمۃ اللہ بن عبد اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں:

أما التارن فالأفضل له تقديم السعي أو يسن (۱۱)

یعنی، تارن تو اس کے لئے سعی افضل ہے یا مستنون ہے۔

اگر تارن کے لئے تقدیم سعی افضل ہو تو تاخیر بلا کر بہت جائز قرار دی جائے گی اور اگر مستنون ہو تو تاخیر مکروہ و مستحب ہوگی چنانچہ ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۳ھ علامہ رحمۃ اللہ سندھی کی مندرجہ بالا عبارت کہ تارن کے لئے تقدیم سعی افضل ہے کے تحت لکھتے ہیں:

و يجوز تأخيره بلا كراهة

یعنی، اور اس کی تاخیر بلا کراہت جائز ہے۔

اور تارن کے لئے تقدیم سعی مستنون ہے کے تحت لکھتے ہیں:

أي فيكروه تأخيره لأنه يخلط طواف طوافين و سعي سعيين قبل

۱۰۔ السالك المنقطع في البنات المتوسط، ص ۲۰۷

۱۱۔ لباب المسالك مع حرجه للملا علی القاری، فصل فی إحرام الحاج من مكة المشرفة، ص ۲۰۷

الوقوف بعرفة (۱۶)

یعنی، یا مسنون ہے یعنی تو اس کی تاخیر مکروہ ہے کیونکہ نبی ﷺ نے
طوافِ عرفہ سے قبل دو طواف اور دو سعیاں فرمائیں۔

اور ہم نے کراہت کو ترجیحی کے ساتھ عقیدہ کر دیا کیونکہ یہ کراہت سنت کے مقابلے میں
ہے نہ کہ واجب کے مقابلے میں۔

لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ حج افراد کرنے والے کے لئے متمتع آفاق اور بکی کے لئے تقدیم سعی
افضل ہے یا اس میں امتیاف ہے بعض نے تقدیم سعی کے افضل ہونے کو ترجیح دی ہے اور
چنانچہ امام ابو منصور محمد بن مکرم بن شعبان کرمانی حنفی متوفی ۵۹۷ھ حنفی کے مٹی روانہ ہونے
سے قبل طواف زیارت کی سعی کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں:

و هو أفضل عندنا لما مر في فصل طواف القادوم (۱۷)

یعنی، یہ ہمارے نزدیک افضل ہے جیسا کہ طوافِ قدوم کی فصل میں
گزرے۔

اور امام کرمانی کے نزدیک یہ فضیلت اس وقت ہے جب وہ یومِ ترویہ یعنی آٹھ ذی الحجہ
کے زوال سے قبل طواف سعی کر لے ورنہ افضل یہ ہے کہ وہ بلا سعی مٹی کو روانہ ہو جائے اور
طوافِ زیارت کے بعد سعی کرے چنانچہ لکھتے ہیں:

روى الحسن بن أبي حنيفة رضى الله عنه أنه إذا أحرم بالحج

يوم التروية أو قبله إن شاء طواف وسعى قبل أن يأتي إلى منى،

وهذا أفضل عندنا إلا أن يهل بعد الزوال من يوم التروية،

فحببنا الرواح إلى منى أفضل، لأن بعد الزوال الرواح إلى منى

مستحب عليه، وقد صاق وقتها، فلا يجوز الاشتغال بفعل ليس

بموضع له في ذلك الوقت بخلاف ما قبل الزوال، فإن الرواح

۱۶۔ السلك المتقسط في المسالك المتوسطة، فصل في إحرام الحاج من مكة المكرمة، ص ۲۰۷

۱۷۔ المسالك المناسك: ۸۲/۱

لم يستحب فيه فصار كمسائر الأيام (۱۸)

یعنی، حسن بن زیاد نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب
وہ آٹھ تاریخ کو یا اس سے قبل چاہے کہ مٹی جانے سے قبل سعی کر لے اور
یہ تارے نزدیک افضل ہے مگر یہ کہ وہ آٹھ ذی الحجہ کو زوال کے بعد احرام
باندھے تو اس وقت مٹی کی طرف رواں لگی افضل ہے (تقدیم سعی افضل
نہیں) کیونکہ زوال کے بعد اس پر مٹی کی جانب رواں لگی لازم ہے اور
وقت تک ہے، تو اس وقت ایسے کام میں مشغول ہونا جائز نہیں جس کام
کی اس وقت جگہ نہیں بخلاف زوال سے قبل کے کہ اس وقت مٹی رواں لگی
لازم نہیں تو دیگر تمام ایام کی مثل ہو گیا۔

امام کرمانی نے فرمایا کہ زوال کے بعد اس پر مٹی کی جانب رواں لگی لازم ہے، اس سے
مراوے کہ یہ رواں لگی سنت کی ادائیگی کے لئے لازم ہے نہ کہ واجب کی ادائیگی کے لئے کیونکہ
مٹی میں قیام مسنون ہے نہ کہ واجب۔

جب کہ بعض نے تاخیر سعی کو افضل قرار دیا ہے چنانچہ ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۳ھ
دعوتِ قول یعنی تاخیر سعی کے افضل ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں:

و صححه ابن الهمام وهو الظاهر خصوصاً للمكي فإن فيه

خلافاً للشافعي

یعنی، اسے (صاحب فتح القدیر امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد) ابن

الہمام (متوفی ۸۶۱ھ) نے صحیح قرار دیا ہے اور یہی ظاہر ہے خصوصاً مکی

کے واسطے، پس اس میں امام شافعی کا خلاف ہے۔

اور ملا علی قاری دوسری صورت یعنی عدم تقدیم سعی کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

والخروج عن الخلاف لكونه أحوط مستحب بالإجماع،

فببغى أن يكون هو الأفضل بلا خلاف و فراع (۱۹)

۱۸۔ المسالك في المناسك، المجلد (۱)، القسم الأول، فصل في بيان أنواع الأظرفة، ص ۴۲

۱۹۔ السلك المتقسط في المسالك المتوسطة، فصل في إحرام الحاج من مكة المكرمة، ص ۲۰۷

وزید محمد ہاشم عثمونی حنفی متوفی ۱۲۷۷ھ من سب حج پر ماضی مدنی اپنی کتاب میں تحریر

نرماتے ہیں

وہند غنہ مال ترکی مرم حج۔ ست وئی ثوابہ تقدیم کند سحر
قبل زطو زیارت بہ رطخوف زحام غلق رقت طو زیارت
ہیں ہیکہ طو نے کند طریق غل باسج تقدیم حد زون ریرک
نق نقی قد و مہیت یس تقدیم ند طوف غل۔ حق و ست باشد۔ رمل
مندہ حنابل کند ریر طوف یس ث من ندیر زقی
جمنی۔ س سے فرمایا ہے۔ ترکی (مروکی کے ضم میں ہے متنتع) حج
کا حرم ہمدھ مروچا تا ہے۔ طوف زیارت دن حق پنے۔ لے س
سے۔ طوف زیارت کے وقت لوگوں کے زحام کا خوف ہے تو سے
پائے۔ فضی طوف۔ رے مال۔ س کے حد س کی بھی صحیح ہو جاے
یونہی کے حق میں طوف قدوم نہیں ہے س سے وہ پنے طوف
رے۔ اس کے حد سکی درست یہ ہے۔ س طوف میں رمل و
اسٹان ترے پھر حق ہے۔

وہام بست نام حمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں

مرو۔ قارنہ حج دن مل و حق سے طوف قدوم میں قارنہ ہوے مگر
متنتع۔ بہ طوف حق کے وہ عمرے کے سے حج کے مل و سکی س
سے نہ ہوے اس (حق متنتع) یہ طوف قدوم ہے میں۔ قارنہ کی
حرج اس میں یہ سورہ کے فرقت پا لے۔ ہند۔ روہی پنے سے
قارنہ ہو مہیا چاہے تو جب حج کا حرم ہمدھ لے گا۔ اس کے حد یک غل
صوف میں مل و سکی کے رے۔ اس سے طوف زیارت میں رمل

جہاد اصوب فریدہ الحبوب باب جہاد۔ باب معریر الصعد البرود۔ قصود۔ باب

برائط صحت جہاد ۵۵

حجست نہ ہوئی۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم دوعہ ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ ۳ صفر ۱۴۲۳ھ ۳۴۱ F

منی روانگی سے قبل کی جانی والی حج کی سعی میں احرام کا حکم

استفتا۔ یہ فرماتے ہیں علامہ دین مفتی شمس الدین عظیمی مدظلہ العالی
عمرہ سے قبل حج کرتے تو اس سے قبل اسی طوف رمل لازم ہوتا ہے یا کہ سعی بغیر طوف کے
مشروع نہیں؟ یا اس سعی میں حرام کا بیجا ثبوت ہے؟ طوف سے قبل احرام ہمدھ ہنا نہ وری
ہے یا سکی سے تو ثبوت حج کا حرم ہمدھ ہنا ہے؟

(السائل: ایک حاجی مدظلہ)

بسم اللہ تعالیٰ و نفس احوال۔ فقہاء م نے کہا ہے۔ طوف
زیارت دن سکی رمل و عرفہ سے قبل ہو تو اس میں بھی حرام ثبوت ہوگا۔ پنا نچ صدر شریعہ
ہند متوفی ۱۳۹۶ھ کے ہالے سے نقل کرتے ہیں

حج کی بھی رمل و عرفہ سے قبل رے تو وقت سکی میں بھی حرام بیجا ثبوت

ہے۔ رمل و عرفہ کے حد جو ست یہ ہے۔ حراموں چکا ہو۔

وہامہ کے مقدم پر لکھتے ہیں

یوم ترہ یہ میں۔ تھوین مارش کا نام ہے کہ نے حرم نہ ہو مہا ہمدھ

لے۔ ہر یک غل طوف میں رمل و سکی رے۔ چر مال۔ مہر زر

ہند معلوم ہو۔ اس سکی سے قبل حج کا حرم ہمدھ ہنا نہ وری ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم یاسین ۲ ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ ۱ صفر ۱۴۲۸ھ ۳۳۵ F

۱۔ تون وویہ لکچہ ۶۱ نو البقاء نظام ص ۳۰۰

۲۔ چا شریعہ جہاد ۱۱ نصرہ ۱۱ صفحہ ۱۰۵ ص ۵

۳۔ چا شریعہ جہاد ۱۱ نصرہ ۱۱ من کی ہوگی اور طوف عرفہ ص ۱۱

حالت حیض میں سعی کا حکم

مستفادہ - یہاں فرماتے ہیں کہ عیال میں مفتیوں نے یہاں مسئلہ میں عورت -
کو فحش و فحشا سے روک دیا اور ان کے لئے یہاں سے عورت میں سعی رستی ہے ۔
یہ وہاں سے عورت میں سعی کے لئے تو اس پر کچھ لازم تو نہیں ہے ۔

(الاسلام محمد یل قاری رینی حج و عمرہ ص ۱۰۰)

بسم اللہ تعالیٰ و تقدس "حج و عمرہ" صورت مسعود عورت کی حالت
میں صوم و صوم کی عین سعی رستی ہے اور اگر لے تو نہ اس پر کچھ لازم ہوگا ورنہ ہی وہاں سے
ہوئی، پتا چلی کہ ہم محمد و محمد صوم کی عین سعی رستی ہے ۔

جائز است مرد و عورت کی حالت میں حج و عمرہ زحرام قلوب

عقبات و سعی میں صوم و صوم کی حالت میں حج و عمرہ

یعنی عورت کو حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

وہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

موقوف ہے ۔

تعلیق - یہاں سے حضرت مولانا محمد یونس شرف لکھتے ہیں

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

نفس و عیال کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

لے کے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

" کے جائز ہے ۔

وہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے

وہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے

یعنی مناسبت حج کا قاعدہ طہیہ یہ ہے ۔ مسجد الحرام میں اس کا دینا

نہیں ہے تو پھر طہارت شرط نہیں ہے جیسے سعی و عمرات و مواضع کا

موقوف و مرئی حرمہ و موعودت کو پھر میں ، ان کے لئے اس میں

طہارت شرط ہے ۔

لہذا ہی قاعدہ طہیہ کی بنا پر بھی عورت کی حالت میں حج و عمرہ

مستحق حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

وہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یہاں سے عورت کی حالت میں حج و عمرہ کی حالت میں حج و عمرہ

یعنی (طوف سے قارنہ و ریحی و ان کے لئے) ٹھننے کے لئے

ہوئے ہوئے پتہ رکھے گا جیسے ۔ یہ مطلقاً مسجد سے ٹھننے کے لئے اس میں

ہے ۔

س سے بھی ثابت ہے۔ مسعی مسجد سے خارج ہے اور مسجد حرام سے مسعی کا تعلق۔
مسجد نبوی سے دلیل نہیں ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم الاحد ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ ۲۰ م ۳۹۶۴

حج کی سعی میں تاخیر کا حکم

بہشتیہ میں فرماتے ہیں علماء یہ مفتیوں کی باتیں اس مسئلہ میں کہ ان شخص
نے تتبع کیا جس میں طویل زیارت کے بعد سعی نہ کی اور سعی اس سے یہ سعی پہنچانے کی اور
نہ لزیمت کے یہ تمہ کے کہاں کے ہے یہ حکم ہے؟

(سائل محمد عرفان سیال)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ "حجرت مسعود میں سے پائے۔
موجب تک مکرمہ ہے تو سعی کر لے اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا کیونکہ سعی غیر موقت ہے۔
پہنچا ہیام ابو مسعود میں مرم بن شہب انکرامی بھی متولی ۵۹ھ کہتے ہیں

عن سعید بن مسعود

عن یزید بن عیینہ عن یزید بن عیینہ

عن محمد بن عیاد عن جریر بن عبد اللہ عن جریر بن عبد اللہ

عن سعید بن مسعود عن جریر بن عبد اللہ عن جریر بن عبد اللہ

۴۵

یعنی کیونکہ سعی غیر موقت ہے بلکہ شرط ہے۔ سعی طواف کے بعد پائی

ہے وہ پائی۔

صحیح سعی کی ایک شرط اس کا طواف کے بعد پائی جانا۔ ریاض طواف چاہئے

۴۶ المسند فی المسند المحدث - المصنف المحدث - المصنف المحدث - المصنف المحدث

۴۷ المسند فی المسند المحدث - المصنف المحدث - المصنف المحدث - المصنف المحدث

یہ طواف کے بعد سعی کی تھی۔ درست ہو جائے تو فرق صرف یہ ہے کہ ج سے قبل
رے گا تو حرام میں طواف کے بعد رے گا اور اگر طواف کے بعد رے گا تو طواف
زیارت کے بعد رے گا تو حرام ہوگا شرط نہ ہوگا۔ اس دن جب طواف کے بعد رے گا تو طواف
حرام میں رے گا۔ طواف کے قبل یا تو طواف زیارت کی طرح سعی بھی کرے گا۔ حرام میں رے گا
اس سے نہیں کہ احرام اس طواف کے بعد بھی کرے گا۔ شرط ہے بعد اس سے طواف یا تقصیر کے قبل
سے نہ ہوے کچھ نہیں۔

دریچہ صورت مسعود میں حج کی طواف پابندی اس کے ساتھ متعلق نہیں اس سے کہ
۷۔ جہات کے ساری پابندیوں تو طواف سے کچھ نہیں باقی رہی تھی۔ پابندی طواف
زیارت کے ساتھ متعلق تھی۔ وہ بھی اس سے یہ تو طواف کی پابندی باقی نہ رہی۔ سعی میں
مناخیز کی کہ وہ (۲)۔ پچھلے وقت پر غم ہو یا بھی طواف زیارت کا سبب مقتدر رہا اس
کے بعد سعی کی تو اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا۔ پہنچا ہیام ابو مسعود میں مرم بن شہب انکرامی بھی متولی ۵۹ھ کہتے ہیں

عن سعید بن مسعود

عن یزید بن عیینہ عن یزید بن عیینہ

عن محمد بن عیاد عن جریر بن عبد اللہ عن جریر بن عبد اللہ

عن سعید بن مسعود عن جریر بن عبد اللہ عن جریر بن عبد اللہ

اس کے تحت ملاحظہ فرمائی ۴۵

۴۵

یعنی سعی کو پہلے سے موقوف کرنا ضروری ہے۔

دریچہ صورت سے مرم درست تھی۔ یہی یہ کہ درست تھی۔ ہوں تو کوئی
زمانہ لازم نہ تھا۔ حالانکہ ولی زمانہ لازم نہیں رہا۔ طواف بھی چھوڑ دیا جاتا ہے تو
حرام سے کہ اس کا تعلق ہے۔ حرام نہیں دیتا۔ وہیں چاہئے سے "اے رہا ہے
رچہ نہ وہ بعد تو بھی سعی نہ ہو جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے گا جیسا کہ طواف حرام

۴۸ المسند فی المسند المحدث - المصنف المحدث - المصنف المحدث - المصنف المحدث

نے اس نے نصرت کی ہے رچھتاؤ شرمناک بندیدہ ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم النحر ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ، اربعہ ۶ م ۲۰۱۴ ف 231

حج کی سعی کے بغیر عین الہی کا حکم

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیین شرعیات میں مسئلہ میں کہ کسی شخص نے حج کیا اور اس نے حج کی سعی چھوڑ دی اور عین الہی سے اس کے حج کا یا نعم ہے؟
(اس مسئلہ کا خلاصہ دیکھیں)

بسم اللہ تعالیٰ و تقدس تجود صورتہ سہل میں اس کا حق تو ہو یا
اور سعی چھوڑ دیا ہے اس کے لیے اس پر لازم ہوگا چنانچہ مدظلہ العالی نے فرمایا
متوفی ۶ جنوری ۱۴۲۰ھ

۱۔ میں نے سبھی میں سب والہ وہ فعلہ و حجاج

فوالہ ورج ۴۹

یعنی اس کے ساتھ وہ اس کے چھوڑنے کی وجہ سے اس پر لازم ہے
"اس کا حج تمام ہے، اس طرح ورج میں ہے۔"

۲۔ ہم نے اس میں حرم پیدا کیا اور اس کے لیے اس سے چھوڑ دیا جائے تو اس کو حج
کے لیے جانے والے کو قلم اے اس پر مکمل بنا کے اس کے حرم میں اس کی طرف سے اس کا
چھوڑ دیا جائے۔ اس سے چھوڑ دیا جائے کہ اس کو سبب بنا دیا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم النحر ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ، اربعہ ۶ م ۲۰۱۴ ف 316

۴۹۔ العبد المذنب المذنب، کتاب الحج الباب الثامن فی الحسابات العصر الجدید فی

الطوائف للبحر الحج ص ۲۴۷

حج کی چھوڑی ہوئی سعی دوسرے سفر میں ادا کرنے پر لازم نہ ہو

ہوگا یا نہیں؟

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیین شرعیات میں مسئلہ میں کہ اگر کسی
شخص نے حج کیا اور اس نے حج کی سعی چھوڑ دی اور عین الہی سے اس کے حج کا یا نعم ہے؟
اور اس کے حج کی سعی چھوڑ دی اور عین الہی سے اس کے حج کا یا نعم ہے؟
یہاں اس کے لیے اس پر لازم ہوگا چنانچہ مدظلہ العالی نے فرمایا
متوفی ۶ جنوری ۱۴۲۰ھ

بسم اللہ تعالیٰ و تقدس تجود صورتہ سہل میں اس کا حق تو ہو یا
اور سعی چھوڑ دیا ہے اس کے لیے اس پر لازم ہوگا چنانچہ مدظلہ العالی نے فرمایا
متوفی ۶ جنوری ۱۴۲۰ھ

۱۔ میں نے سبھی میں سب والہ وہ فعلہ و حجاج

فوالہ ورج ۴۹

یعنی اس کے ساتھ وہ اس کے چھوڑنے کی وجہ سے اس پر لازم ہے

"اس کا حج تمام ہے، اس طرح ورج میں ہے۔"

۲۔ ہم نے اس میں حرم پیدا کیا اور اس کے لیے اس سے چھوڑ دیا جائے تو اس کو حج

کے لیے جانے والے کو قلم اے اس پر مکمل بنا کے اس کے حرم میں اس کی طرف سے اس کا

چھوڑ دیا جائے۔ اس سے چھوڑ دیا جائے کہ اس کو سبب بنا دیا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم النحر ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ، اربعہ ۶ م ۲۰۱۴ ف 316

۴۹۔ العبد المذنب المذنب، کتاب الحج الباب الثامن فی الحسابات العصر الجدید فی

الطوائف للبحر الحج ص ۲۴۷

۴۹۔ العبد المذنب المذنب، کتاب الحج الباب الثامن فی الحسابات العصر الجدید فی

یعنی مرغوب آفتاب سے بیرون کمرہ کی سرائی کمرہ ہے جس طرح
سورج نکلنے سے پہلے بھی کمرہ ہے۔ جس سے "میر" بہت سی
وقت ہے جب کوئی غمزدہ ہو۔
مرحمتِ عظمیٰ کتاب مفتی محمد نواز الدین پٹوئی ص ۱۰۰ کہتے ہیں کہ
"رات میں بھی سرائی کمرہ کمرہ ہے مگر غمزدہ ہے سے یہ رات باقی
نہیں رہتی۔" ص ۱۰۰

والله اعلم

٢٠١٣ م / ٢٠١٤ هـ / ٢٠١٥ م / ٢٠١٦ م / ٢٠١٧ م / ٢٠١٨ م / ٢٠١٩ م / ٢٠٢٠ م / ٢٠٢١ م / ٢٠٢٢ م / ٢٠٢٣ م / ٢٠٢٤ م / ٢٠٢٥ م / ٢٠٢٦ م / ٢٠٢٧ م / ٢٠٢٨ م / ٢٠٢٩ م / ٢٠٣٠ م

تربری کا علم

[illegible]

فتنہء عمر نے ایک دہائی مٹی تہ ہو پاے چچی یام مٹی نہ رہا۔ کئے حد تک
نہ ہو پاے حکم کیا ہے جس کی مٹی ایک دہائی مٹی نہ ہو پاے جس نے ہم کو یہ

المادة ١٠٠ من القانون رقم ١١٩ لسنة ١٩٩٤

۷۴ وقایع القادسیہ، مجلد ۲، کتاب المہربان، نیا دہلی، نئی ٹیکنیکا سب ڈپارٹمنٹ، ص ۶۱۴

٧٥ وثيقة المتأخرين ٢٤١

مرقدہ مرتب الدین عمر بن بریم بن تیم متوفی ۶۰۵ھ بھٹکتے ہیں

الحج والعمرة من فرائض الاسلام لا يتركها المسلم الا في عذر

الحج

یعنی ہل رنی ہوتا ہے کہ ہر ایک کی ضرورت ہے۔

ہندو یا عجمی جس نے رنی نہ کی ہو اسے چاہئے کہ وہ رنی کرے کہ حد حرم میں دم

کھائے یا دم بوسہ کرے یا غرض ہر شعبہ رحمان متوفی ۵۹۹ھ لکھتے ہیں

وحدودہم و فیہم انفسنا جميعاً ۶۰

یعنی، اگر ہم شریعت کے شرعی احکام کو غور و غور سے دیکھیں

ساتھ ہوئی ہو، تو اسے صحیح (ناف) کے قتل میں کسی پر ایک

دم لازم ہو گیا۔

اور یہی پورا رہنما ہے کہ کسی وجہ سے وہ جب کا جرم ترک کرنا ناہ ہے تو

مذکر رک رک کر بنا کر پورا کرنا لازم ہے کہ وہ دم دینے سے معاف نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے چاہئے

بھی رمنا ضروری ہے، پھر وہ دم دینے کا تکبیر کی رنی کا تکبیر تکبیر ہے۔ اس شخص سے

ایک دم کی رنی جرم ترک ہوئی جس سے وہ سزاوار ہو تو اس نے اس ناہ معافی کے سے

توبہ کی ریت چاہی ہے۔ وہ اس ناہ کے دوبارہ نہ کرے گا چاہے وہ ریت ہو اور دوبارہ وہ

ناہ نہ کرے کہ پچھتہ دم کے ساتھ توبہ کرے اور یہ شخص سب توبہ کرے گا تو یہی ہے گایا اللہ

اس میں رنی میں ہے چھوڑ کر ناہ دیا تو مجھے معاف فرما دے۔ اس کا دم مصمم یہ ہونا

چاہئے کہ توبہ کرنا نہ دیکھیں کہ سب وہ اس طرح توبہ کرے گا تو دوسرے مرتبہ روز

کی رنی دیکھی بھی جرم نہیں چھوڑے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حد و حرم میں مددہ رچتا ہے اور

ایک مسئلہ عزت و حرمت، لے لوں میں عظمت، لے مقام یہ کی شان، لے رب سے

بہ ہو بعد ایک کی حد یہ وہ حد توڑے کی جہت نہیں لگا۔

النہر العبر السعد ۱۰ کتاب الحج باب الحدید ۴۹

۶۰ البیاض فی المسائل ۲ ۷۸

مرقدہ مریم خصوصاً حج کی تربیت کرے۔ والوں اور حج عمرہ کے بابت میں مسائل

بات۔ لوں کو چاہئے کہ لوگوں میں خصوصاً مالہ میں جو حق پیر ہو رہی ہے، وہ سب کی

توجہ دے، دیں کے اس طرح وہ اس وجہ سے کہہ رہے ہیں۔ اس خطہ و زمانہ سوچ

اللہ کے کی و شش، یہ نہ پیا اس لیے کہ یہ لوگ حج کے سرفہور ہیں۔

ریں کے باقی تمام وجہات کے تارک ہو جائیں گے کہ وہ بتائیں کہ تم وہ ترک

و جب کا ترک تو کر لو کہ مگر تمہارے عذر ترک پر حلالہ و عذر انکار اس ہو اور تم

سب کا ہو کہ اس کا یہ رہے کہ اس میں پر تم کہتے ہو کہ ملازمت ہے جب کا کتاب

رہے ہو اس پر یہ ہو رہے ہو وہ اس اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ جس کی تم مان فرمائی کرتے

ہو کہ تم ناراض کرتے ہو اس سے تمہیں مالہ سے معصوم رہو کہ تم کوڑی کوڑی کے

محتاج ہو گئے تو کیا کرو گے۔ اس سے تم اپنی اس نفی سوچ کو ترک کرو اور پھر تب جب پر

لازم آئے، لے ناہ کا ایک ہی حل ہے کہ تم چاہو کہ چاہو کہ تم کہہ دو کہ ناہ

نہ کرنے کے عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور رہو اور اس سے تمہاری معافی

مانگو۔ اس طرح اس کی تربیت نہ جائے نہیں سمجھا جائے تو مفید ہے۔ یہ نفی سوچ فتنہ ہو

جائے۔ تارک یہاں کے عام لوگ وہاں وہاں وہاں بہت جلد اس کا شہیتے ہیں۔

اس میں کچھ مروت چھوڑتے ہیں مگر یہ قسین جیسے عذر حرم میں عذر نماز، حرم میں

ہائی، لے پڑے، یہ مروت اس بارے میں بھی جائز نہیں حج عمرہ کی صحت ضروری ہے، اللہ

تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

واللہ اعلم بالصواب

یوم جمعہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ، ۲۵ جولائی ۲۰۰۶ء 266-F

منی میں غسل کی صورت

بہ تعلق، یہاں پر میں دعاویں، مفتیات شرعیہ میں اس مسئلہ میں کہ ریش کا

نکاح شرعی میں ہو تو عام رہنمائی میں عورت کو اس وقت نہانا ہونا ہے وہاں اس ناہوں کی نوعیت

نمایا کہ لوگوں نے یومۂ نحر (۱۰ ذی الحجہ) کو قیام کیا تو میں نے نہ
 کیا یہ کہ یہ وہ ہے جس سے قیام کرنے سے حق نہیں ہے اور اس میں
 حاجت مندین کی، بیگنی، اس فریہ کا وقت، غل و لے سے قبل ہے
 حاجت پختہ سے کہ۔

لہذا پہلی صورت میں حج درست ہو جائے گا اور دوسری صورت میں قیام نہ ہو و نہ ہو
 یہ حد کو معدوم ہو۔ یومۂ نحر سے دو سببوں سے روکنا لازم ہوگا اگرچہ اس میں بھی مرد
 مشقت ہے میں یہ مشقت اس مشقت سے کم ہے کہ جس قدر کہ ممکن ہے قیام سے شرف
 تمام رک کے مکالمہ و عدم مکالمہ کا اعتبار کیا جائے۔ اس میں نہ قیاموں جو حکم دیا اور
 جس میں ممکن قیاموں تمام رک کے حکم دیا۔ اور یہ ہے کہ اگر روزِ عرفة میں قیام نہ ہو
 قیام کرنا اور یہ کہ یہ بات بھی یہ ہے کہ کسی آدمی نے بھی یہ کہ چاہے اس کا روزِ عرفة نہ ہو
 تو اس کا اعتبار نہ ہوگا جب تک کہ اہل بیت و صحابہ کے تمام تقاضوں کو مدنظر نہ رکھا جائے
 کسی کی بات معتبر نہ ہوں کیونکہ ایک روایت میں ہے بلکہ کچھ میں لاکھ میں حج کا مسند
 ہے، لہذا جب تک کہ روایت ہے تمام شرائط تقاضے پورے نہ کرتی ہو اس کا اعتبار نہ کیا جائے
 اور اس وقت تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان جنسکم یوم عرفة تمہارا حج اس دن ہے جس
 میں تم حج کرتے ہو پہل کیا جائے اس کی روایت کی یہی شہادت دیتی ہے کہ جس کا
 شرف عرفة لازم ہے تو اس اہمیت کا اعتبار کیا جائے گا اور ہمیں حج و عمرہ کے دن و قیام کرنا
 لازم ہوگا جیسا کہ مندرجہ بالا صورت میں مدو ہے اور لوگوں پر اس حج کی قضاء بھی لازم
 رہے گی۔ کچھ میں نہیں آتا تو اس سے جسے اس نے غرض یہ کہ زمین میں اس کو مانا ہو
 گانہ کہے مرنے سے قبل حج کی وصیت کر لی ہو یہ یہ ہے جیسے کہ حج فرض ہو گیا پھر
 اہل طور یہ کہ وہ ہو گیا تو فرض تو ہر حال میں پڑھتی رہتا ہے پھر قص لے کر اسے فرض تو
 ہے اس کو اگر مرنے سے قبل سے اس کے سے وصیت تو کرنا ہوں۔

وہیں سمجھیں کہ بالخصوص ایک لاکھ سے مائیں کی ملک سے وہ نہ ہوں کہ جن پر حج فرض

قیامات سے قبل کی ملک میں رکے جائیں یہاں تک کہ یومۂ حج نہ ہو جائے فرض اس
 پر ہوتی رہے گا کوئی بھی فرض کے بقول کا قائل نہیں ہوگا۔ اگر کسی قیامات سے حرم ہوا ہو یا نہ
 کے جائیں تو ہم حصار بھی کریں گے اور فرض بھی اس پر ہوتی رہے گا اگرچہ یہ لوگ ذرا
 شرف کے مشفق و مفید ہوں یہاں پہچے مگر فرض نہ کر کے لہذا مشفقانہ سے فرض
 رہتی رہے یہاں سے لازم ہو تو اسے اس میں کیا جاسکتا۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم در عرفة ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ ۶ جولائی ۲۰۰۱ء ۲۲۶-F

کیا یہ معرفہ ایام حج میں شامل ہے

جواب: حج کے معنی میں وہ وقت و مقام ہے جس میں وہ حج کا پورا پورا
 میں شامل ہے اس کے پورے، اگر کچھ تو یومۂ نحر (۱۰ ذی الحجہ) میں شامل ہے یا نہیں؟
 باسمہ تعالیٰ و تقاضے کے مطابق اس کا جواب یہ ہے کہ حج
 کے معنی میں وہ وقت و مقام ہے جس میں وہ حج کا پورا پورا
 میں شامل ہے نام ماب کے نزدیک پورا معینہ اور حج میں شامل ہے اور مناف و مناجد
 کے یہ وہ ہے کہ اس دن حج میں شامل ہیں یعنی اہل حج کا جشن و دوپہاں و سوا
 تاریخ ہے کہ یومۂ نحر میں سب شایع کے نزدیک پورا اس میں داخل نہیں اس کے
 ایک سو میں تاریخ کی رات اہل حج کی منہ ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ ان دنوں ہے کہ

یوم نحر ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

یعنی یوم حج نہ یومۂ نحر۔

اور یومۂ نحر میں حج کا ایک رکعت کی روایت ہے یا جاتا ہے اس کے مدد و منتقد
 نعت حج اس میں "ہو" ہے یہیں جیسے حرم و عقبہ کی مائیں و خلق۔ چنانچہ علامہ ابن حجر علی
 بن ابی ہریرہ کی روایت میں ۵۹۳ھ لکھتے ہیں

وہ روزہ صوم السعد صدقہ کا روزہ ہے جس کا

سو الف ۶۶

یعنی مگر پیغمبرؐ تو عام بولبریزی۔ اور یہاں جوں پر لکھتا ہے کہ
پیغمبرؐ احقر حج میں سے ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم دُرعہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ ۲۷ نومبر ۲۰۰۶ م 227F

وقوف عرفہ کا مکمل وقت مسجد نمبرہ کے عرفات سے خارج ہونے کے بعد

نزارنے والے کا حکم

مسئلہ ۱۔ کیا نماز میں نمازین میں سے کسی ایک سے کسی
مجلس کے قیام عرفہ کا وقت مسجد نمبرہ میں نزار دینا واجب ہے یا نہیں
کچھ عرفات سے خارج ہے تو کیا یہ رکن ہو گیا یا نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ
ہر شخص میں سے ہے؟

بسم اللہ تعالیٰ و تقاضی "ہجو" صورت مسئلہ میں جیسا کہ سوال
میں درج ہے کہ مسجد نمبرہ کا کچھ عرفات سے خارج اور کچھ عرفات میں ہے تو خارج ہے کہ
وقوف کے وقت سے قبل اس سے میں یہ عرفات سے خارج ہے، ووقوف کا وقت آخر
ہوے کے بعد میں سے مزید لکھنا اور اس میں عرفات میں داخل نہ ہو جس کا
وقوف نہ ہو، ووقوف عرفات میں جہاں وہ عظیم رکن ہے وہ وقت ہو جائے تو حج کی نیت ہو
جاتا ہے، یعنی وہ کچھ عرفات سے خارج ہے، ووقوف نہ ہوگا، یعنی اس نے وہاں قیام
یا قیام عرفات میں جہاں قیام نہ ہوگا۔ ووقوف عرفات کی زمین
کے وہاں قیام یا قیام عرفات نہ ہوگا، چاہے وہاں قیام عرفات میں ہو یا عرفات سے

۸۶۔ کتاب النجیم والبرید النجد ۲۴ کتاب الحج سالہ ۱۴۰۷ھ ص ۶۹

و قیامت کی بنیاد ہو یا نہ قیامت کی بنیاد۔ ۸۷

اور مسجد نمبرہ کے عرفات سے خارج ہونے کے بعد عرفات میں سے کسی ایک سے کسی
مجلس کے قیام عرفہ کے وقت میں اس سے میں داخل ہو، سے ہر صورت عرفات کی حد
میں داخل ہو مسجد نمبرہ میں داخل ہو جائے گا کہ اس مسجد کا روزہ عرفات میں ہے تو
جب وہاں رہے اس میں وہ وقت قیام پائیگا، یہاں تک کہ اس رات کے قیام ہی سے میں آگا
ہو اس کا قیام ہو گیا۔ وہ وقت قیام میں عرفات میں داخل ہو، اگرچہ ایک ہی کے سے تو
قیام عرفہ ہو گیا یہاں تک کہ عرفات کی حد کے عرفات کے وقت تک عرفہ کے سے داخل ہو
جہاں قیام عرفہ کا وقت رکھ کر چلا جاتا ہے۔

وقوف عرفہ کا وقت عام و ضعیف عام و ملک و عام شامی کے، ایک ۰۰۹ حج کے
زمانہ شمس کے حد شمس ہوتا ہے ۰۰ عام احمد کے، ایک ۰۰۹ حج کے وقت
ہے، اس کا شمس وقت پانچوں میں ۰۰ حج کے، ایک ۰۰ حج کے صاف تک ہے۔ ۰۰
پھر ۰۰ حج کے گا کہ وہ عرفات میں داخل ہونے کے بعد آگا۔ وہ قیام
کے وقت سے قبل قیام عرفات عرفات کے وقت میں آگا۔ قیام عرفہ
عرفات سے قبل آگا تو اس پر دم و سب ہوگا۔

۰۰ حج کے ۰۰ حج کے رات کے قیام ہی سے میں آگا تو حج کی نیت ہو گیا
قیام عرفہ کا شمس وقت اس دو طرح کا ہوتا ہے پانچوں میں ۰۰ حج کے
۰۰ حج کے شامی ۰۰ حج کے

۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے

۰۰ حج کے

۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے

۰۰ حج کے

۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے

۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے ۰۰ حج کے

۰۰ حج کے

نہا زیا یہ پہاڑی ہیں۔ پٹانچی عامہ عہدہ والدین ۱۸۸۸ھ لکھتے ہیں

فوقہ الہ فم ۱۰۰۰۰ حصہ حصہ ۱۰۰۰۰ فی المسج

حبس کل الجمعہ ح ۹۲

یعنی، (یوم عرفہ) توڑوں کے عہد، رشتہ سے قبل مہر مسجد میں جمعہ کی شکل دیکھنے کے گا۔

۱۰۰۰ سے مہر مسجد دے پٹانچی سر کی چنی مہر کے تحت عہدہ شامی لکھتے ہیں

مہر مسجد المسج ۱۰۰۰۰ ح ۹۳

یعنی، اس سے بھی ثابت ہے کہ خطبہ مہر مسجد مہر میں ہے اور اس کا کچھ نہ مہر سے خارج ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم ۱۰۰۰۰ ح ۹۴ ۱۰۰۰۰ ح ۹۵ ۱۰۰۰۰ ح ۹۶ ۱۰۰۰۰ ح ۹۷ ۲۷۱ F

حاجی اور یوم عرفہ کا روزہ

سبقت - کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شریعت میں مسئلہ میں کہ حاجی و یوم عرفہ روزہ رکنا چاہے یا نہ رکنا چاہے، اگر روزہ رکھ لے تو کیا حکم ہے؟

(السید عبدالوہاب)

اس مسئلہ تعالیٰ و تقدس احوال و فیض مقادیر میں ہے کہ حاجی مجھے کہ روزہ سے نفی حج کی، لیکن سے حاجی نہیں کرے گا اور یہی نفی میں سے روزہ کے سبب قناتہت مہر میں ہوں تو وہ روزہ رکھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور بعض نے کہا کہ اس صورت میں اس کے روزہ تہیب ہے، اور یہی فرما دیا حاجی یوم عرفہ رکھنے پر مہر مہر اس سے کہ خوف ہو اور روزہ رکھ لے تو اس

۹۶ الدر المختار ۵۴۶

۹۷ - المختار عن الدر المختار ۵۴۶ کتاب الحج مطلب الرد ح ۱۰۰۰۰ ح ۵۴۶

صورت میں سے بھی رہنے کی حارت ہے کہ حد میں اس کی قناتہت لے گا۔ قناتہت مہر میں محسوس ہونے کی اس کا خوف ہونے کی صورت میں روزہ رکھ لے تو مہر میں ہے۔ پٹانچی عامہ عہدہ ۱۸۸۸ھ لکھتے ہیں

۱۰۰۰۰ ح ۹۸ ۱۰۰۰۰ ح ۹۹ ۱۰۰۰۰ ح ۱۰۰

۱۰۰۰۰ ح ۱۰۱ ۱۰۰۰۰ ح ۱۰۲ ۱۰۰۰۰ ح ۱۰۳

۱۰۰۰۰ ح ۱۰۴ ۱۰۰۰۰ ح ۱۰۵ ۱۰۰۰۰ ح ۱۰۶

۱۰۰۰۰ ح ۱۰۷ ۱۰۰۰۰ ح ۱۰۸ ۱۰۰۰۰ ح ۱۰۹

۱۰۰۰۰ ح ۱۱۰ ۱۰۰۰۰ ح ۱۱۱ ۱۰۰۰۰ ح ۱۱۲

۱۰۰۰۰ ح ۱۱۳ ۱۰۰۰۰ ح ۱۱۴ ۱۰۰۰۰ ح ۱۱۵

۱۰۰۰۰ ح ۱۱۶ ۱۰۰۰۰ ح ۱۱۷ ۱۰۰۰۰ ح ۱۱۸

۱۰۰۰۰ ح ۱۱۹ ۱۰۰۰۰ ح ۱۲۰ ۱۰۰۰۰ ح ۱۲۱

۱۰۰۰۰ ح ۱۲۲ ۱۰۰۰۰ ح ۱۲۳ ۱۰۰۰۰ ح ۱۲۴

۱۰۰۰۰ ح ۱۲۵ ۱۰۰۰۰ ح ۱۲۶ ۱۰۰۰۰ ح ۱۲۷

۱۰۰۰۰ ح ۱۲۸ ۱۰۰۰۰ ح ۱۲۹ ۱۰۰۰۰ ح ۱۳۰

۱۰۰۰۰ ح ۱۳۱ ۱۰۰۰۰ ح ۱۳۲ ۱۰۰۰۰ ح ۱۳۳

۱۰۰۰۰ ح ۱۳۴ ۱۰۰۰۰ ح ۱۳۵ ۱۰۰۰۰ ح ۱۳۶

۱۰۰۰۰ ح ۱۳۷ ۱۰۰۰۰ ح ۱۳۸ ۱۰۰۰۰ ح ۱۳۹

۱۰۰۰۰ ح ۱۴۰ ۱۰۰۰۰ ح ۱۴۱ ۱۰۰۰۰ ح ۱۴۲

۱۰۰۰۰ ح ۱۴۳ ۱۰۰۰۰ ح ۱۴۴ ۱۰۰۰۰ ح ۱۴۵

۱۰۰۰۰ ح ۱۴۶ ۱۰۰۰۰ ح ۱۴۷ ۱۰۰۰۰ ح ۱۴۸

۱۰۰۰۰ ح ۱۴۹ ۱۰۰۰۰ ح ۱۵۰ ۱۰۰۰۰ ح ۱۵۱

۱۰۰۰۰ ح ۱۵۲ ۱۰۰۰۰ ح ۱۵۳ ۱۰۰۰۰ ح ۱۵۴

۱۰۰۰۰ ح ۱۵۵ ۱۰۰۰۰ ح ۱۵۶ ۱۰۰۰۰ ح ۱۵۷

۹۸ - المختار عن الدر المختار ۵۴۶ کتاب الحج مطلب الرد ح ۱۰۰۰۰ ح ۵۴۶

المصم ۲۹۵

تقدیر میں شیطاں بھی نظر نہ کرے، یہ ہیں، آپ تاپ کہ یہ بیٹ مارے فقہ میں یہ ہے، جب
بپاؤ تھب؟

(الامثل عند اہل تارکی)

بسم اللہ تعالیٰ و تقدس لہجو۔ عرفات میں پیم غزوة نماز عصر و
م کے وقت میں بیٹ مارا کہ ایک تھب ہے بس یہ جمع کا شہ کے مطابق ہو
نہ پاپا جاس وقت اور اس مقام پر بیٹ بین اصلا میں کے لئے ضروری ہے، پنا پی محمد م
محمد ہاشم بھٹو خفی متوالی سے لکھتے ہیں

و زنیہ ست جمع میں فی زحیر عصر و وقت شہ علی بدو زنیہ م
بوابہ و شہ م ۹۹

یعنی حج کے تہات میں سے نیکہ و عصر فی زحیر عصر کے وقت س
شہ کے مطابق جمع کرنا بوابہ و زنیہ بوابہ و زنیہ بوابہ و زنیہ بوابہ
کا میں فی۔

و زنیہ محمد میں س شرف مکتے ہیں

نہ و عصر فی عرفات حج چند شہ کے ساتھ میں نہ (۹) ذی
حج ہو مقام عرفات ہو فی زحیر عصر کے ساتھ ہو، جمع کا نام الیہ
م نہیں پال کا باب ہو کہ ان کے نام کے ساتھ میں پال ہی تھا ہی
پنی بہ وقت مسجد قائم کیا تو اس کے لئے جمع کرنا کر جائیں۔ ۱۰
م لکھتے ہیں

فی عصر فی عرفات زحیر عصر کا وقت ہے جب کہ بیٹ فی
مارن شیطاں پانی جائیں۔

۹۹ حبابہ القیوب فی براءہ المحبوب معدنہ الرسالہ، عصر بیوم مسجد، حج ص ۴۸

عج، مسجد محمد میں شرف ص ۳۱

عج، ص ۳۱

لہذا اس بارش کو اس مقام پر بیٹ بین اصلا میں سب مستحب ہے سب حج کی شہ پانی
کا میں و تھب کا حکم یہ ہے پنا پی محمد م ہاشم بھٹو لکھتے ہیں

حکم تہات زحیر عصر فی عرفات حاصل شد، عرفات میں تہات زحیر عصر
رہے چہ ہذا تہات زحیر عصر میں ہذا تہات زحیر عصر
س لازم فی تہات زحیر عصر سہات و زحیر عصر سہات و زحیر عصر سہات

رہے چہ ہذا تہات زحیر عصر سہات و زحیر عصر سہات و زحیر عصر سہات

یعنی تہات کا حکم یہ ہے کہ اس کے لئے ہوا فی عرفات زحیر عصر
ہے کہ وہ تہات ہو کہ اس کے لئے ہوا فی عرفات زحیر عصر
زحیر عصر میں ملتا ہے کہ اس کے لئے ہوا فی عرفات زحیر عصر
کے لئے کہ اس کے لئے ہوا فی عرفات زحیر عصر

یہ تو اس صورت میں ہے جب بیٹ بین اصلا میں شہ پانی جائیں و زنیہ
شہ جمع کا تہات مشکل ہے و شہ کے تہات کی صورت میں نہ وہ یہ بھی ہے، فیہ
اوقات میں سے بہت و رہے ہیں، کچھ ہیں کہ میں رت میں ہی فیہ تک پہنچا پتی میں
اور اس میں رد و کام میں سے مشکل ہیں تک پہنچا پتی میں، م اوقات یہ بھی، کہنے میں
تو کہ حاجی رتوں میں ہی رسوں میں مقید ہوتا ہے و رہے فیہ میں ہے تو وہاں سے نکل کر
قد و نام کے سے جائیو رہے ہیں پر مانگ کی تو یہ قد و نام نہیں ہوں، و زنیہ
فیہ و رہے تو صحت قنہ و علی شہ تحقیق نہ تو ناری نہ ہوں۔ تو ایک تہات عمل کے حصول
کے سے عرفات کے زحیر عصر میں فرض نہ تھا کہ بہت کے سو کچھ نہیں۔ و زنیہ
لہذا جو ایک تہات کے حصول کے لئے بہت و رہے ہیں بھانے یہ بھی کہ تو
نہیں ہو تے و لکھو کے تو س تہات سہات و زحیر عصر میں ہوا ہو کہ وہاں میں و زنیہ
و جب اس کے سے بھی بہت شہات میں و لوگوں کی دیکھ، یکسی ہی سے کام

نرتے ہیں جو منٹا ہوتے ہیں اور ان سے کام چھوڑ دیتے ہیں جو سنت یا واجب ہو تے ہیں اور میل کی کوئی عوام الناس ہوتے ہیں حالانکہ وہ کسی فعل کے بوجہ مردم جوڑ کی دلیل نہیں ہیں، معیار مردم نہیں، معیار مردم قرآن و سنت ہیں و قرآن و سنت سے مقصد یہ ہے کہ اگر وہ بیت کا ورد بیت کا حصوں اور پر عمل و مسیحات سے جنت کا حصہ ہے و رفقہ کما م سے بومر تب یا یا ہے بہرہ نہیں کی رفقہ ہو چھٹا ہے نہ کی و رو۔

واللہ اعلم بالصواب

مجموع الفتاویٰ ج ۳۰ رد المحتار ج ۱۹۲ ص ۲۳۰ م ۶ ۲۰۷ ۳۱۷

مناسک مزدلفہ

شب مزدلفہ میں مغرب و عشاء کا حکم

سنت ہے کہ یہاں نماز تہیں چلاویں، مفتیوں میں اختلاف ہے کہ یہاں نماز میں مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھنا یعنی جمع بین الاصلات کیا ہے؟ نیز بتایا کہ مغرب و عشاء ملا کر پڑھنے کی صورت میں ارمیں میں سنتیں پڑھیں یا نہیں و اگر یہاں لے تو کیا حکم ہے؟ اور یہ بھی بتایا کہ جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں ہمارے لئے کیا قیامت کی جائے یا ایک قیامت کی جائے؟

جواب: یہ تعالیٰ وقت میں ہے، امام عظیم امام ابوحنیفہ و امام مالک کے یہ ایک مذہب میں مغرب کی نماز کو موخر کر کے عشاء کے وقت میں پڑھنا واجب ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ان کو فعل ہے، پانچ حضرت امام ہیں رضی اللہ عنہم ان میں سے

فع روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلى في مكة في ليلة نحر
 من صلاته صلى في مكة في ليلة نحر
 في مكة في ليلة نحر
 في مكة في ليلة نحر
 في مكة في ليلة نحر
 في مكة في ليلة نحر
 في مكة في ليلة نحر
 في مكة في ليلة نحر

۱۔ وہ الحدیث ہے "صحیحہ" کہ کتاب الوضوء باب ما جاء في الوضوء الحديث ۲۹ و ایضاً
 فی کتاب الجمع بین الصلوات بالترتیب و مسند صحیحہ "فی کتاب الحج باب الوضوء
 من عرفه بالحق الحديث ۲۷۶ ۲۸۰ و لفظ جمع

فرمایا ”نماز کی جگہ تمہارے کے ہے“ (یعنی مزاح میں) پھر سو رہا ہے
سب مزاح سے تو آپ ترے، آپ نے مصوف فرمایا، ورمثل مصوف فرمایا
پھر نماز کی تکمیل کی پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھی۔

نہ طرح سے کی روایت ہے۔

عن عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن
عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن
عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن
عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
مزاح میں مغرب و عشاء کا رقعہ رکھے پھر بھی آپ مغرب کی تھیں
رحلات و عشاء کی اور حجت پر نہیں۔

تو مدراجہ بالا احادیث میں سے حدیث صحاح میں ہے کہ جب انہوں نے نبی ﷺ کو
نہ مغرب پیدلانے تو آپ نے فرمایا

اللَّهُ أَكْبَرُ

یعنی نماز کا وقت آگئے ہے۔

اس میں شمار ہے کہ تھیں وہ جب سو رہا تھیں اس سے سب نے مزاح میں
وہوں نماز کی وجہ کر کے پہنچا کر کہنے کی ہے جب کوئی رستہ میں مغرب پڑھ لے جب
تک ٹھونٹا نہ ہو اس پر عذر ہے ہوتا ہے وہ اس سے کہ وہوں نماز کی جمع کی جائے بلکہ وہ
عذر ہو حسن علی بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

عن عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن

عن عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن

عن عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن

۲۔ الہدیہ المحدثۃ ۲۔ کتاب الحج باب الإحرام ص ۱۸۱

یعنی یہ شمار ہے اس طرف کہ تھیں وہ جب سو رہا تھیں اس سے
وہ جب نے مزاح میں وہوں نماز کی جمع کی جائے بلکہ وہوں
پھر نہ ہو اس پر عذر ہے ہوتا ہے وہ اس سے کہ وہوں نماز کی جمع کرنے
والا نہ ہو ہے۔

اور پھر مشہور ہے کہ بھی عشاء کا بہت وقت باقی ہوتا ہے لوگ رستہ میں ہی
نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور مارے کھلی بھی سکی ہیں، کبھی مار پڑھ دیتے
ہیں جب کہ مار مغرب و عشاء کے وقت مزاح میں پڑھنا جب ہے تو اس صورت
میں یہ لوگ ترے جب کہ رقعہ رکھتے ہیں جب یہ لوگ مزاح پڑھتے ہیں تو اس پر لازم ہے
کہ نہ مغرب پڑھیں پھر بھی اس کا عذر ہے اور یہ مارے وہوں کی رستہ میں
یہ کھلی تھیں وہوں کا عذر ہے اور یہ کوئی رستہ میں مغرب نماز پڑھنا چاہتا ہے
ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

عن عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن

یعنی اس نے رستہ میں نماز مغرب پڑھ لی تو ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کے ایک کا نہ ہوں۔

اور جب تک ٹھونٹا نہ ہو عذر لازم ہے، چنانچہ علامہ قاسم بن قسطلہ رحمہ اللہ
متوفی ۹۷۹ھ لکھتے ہیں

عن عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن

عن عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن

عن عبد بن حماد عن عبد الرحمن بن عوف عن

یعنی اور جب تک ٹھونٹا نہ ہو اس پر (رستہ میں پہنچ گئی ہوئی) نماز کا
عذر ہے وہ مارے وہوں کا عذر ہے اور یہ کھلی تھیں رستہ میں پہنچ گئی ہوئی

۱۔ مختصر القدوسی مع التصحیح و الترجیح کتاب الحج ص ۲۰

۲۔ التصحیح و الترجیح کتاب الحج ص ۲۰

۱۔ آپوں میں رہا ہوں، ۲۔ یہاں تک کہ دو تہیں اور مظاہر میں رہیں
میں صحت چھوڑ دیں۔ ۳۔ تقدیر پر اللہ تعالیٰ کا فضل و توفیق ہے، وہ
مافک ہے (چاہے) حالت نزل و نزول سے مرہم و معاف نہ رہا
۱۔ وہ نہ ہوگی۔ ۲۔ اس سے اس میں کیا جاتا۔

۱۔ ہم ہست ہم حمد رضا حق متولی ہم سا دیکھتے ہیں
سب رہا، عظم کی ہری حاضری کا وقت تو وہاں ہم کے ۲۔
خو لے گئے ہیں کل عرفات میں توفیق اللہ معاف ہوئے تھے، یہاں
توفیق الہی معاف فرمائے کا وعدہ ہے۔ ۳۔

ہند خاتم تو سب کی بخشش ہے باقی بخشش اس طرح ہو تو اللہ تعالیٰ کا فضل و توفیق ہے، وہ
۱۔ فضل کی بارگاہ سے میدان میں ہے، وہ خیر دل کے معاف فرما، ۲۔ مرہم و معاف ہو گئی بناپ
سے شاپ میں رہا، جس سے وہ رضی ہو جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

245.F

مزدوغہ سے منیٰ کو کب رہا نہ ہو

۱۔ ہفت ۲۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیین شرعیات میں اس مسئلہ میں کہ مزدوغہ سے
کب منیٰ وہاں چائے ۳۔ رت ٹاون ہو ۴۔ سے قبل یا سورق ٹاون ہو ۵۔ کے بعد؟

(الاسئل، یکما جی زید حج کر رہا ہے کہ فرمادہ)
وہمہ تعالیٰ و تقدیر میں بجز ۱۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے کا وقت
ٹاون فجر سے جالا ہو نہ تک ۲۔ اس کے دھوپ میں تقدیر سے یہاں تو فوج ہو گیا اس
وقت یہاں سے یہاں رہا تو تقدیر ہو گیا بحال ماٹنگ ۳۔ اس سے حاجی کو چاہئے کہ
سورق ٹپنے سے قبل جب خوب جالا ہو جائے تو مزدوغہ سے منیٰ کو نکل جائے، یہی مدت ہے، وہ

۱۔ البزارہ، فصل بجمہ مسعود، مرتفعہ و باقی، ج ۲ ص ۵۲

۲۔ یہاں شریعہ ۱۰، ۱۱

۱۔ وہاں تک کہ حد کا تو یہ حد تک سنت ہو مگر اس پر اس صورت میں پڑھ لازم نہ ہو
گا، پناہی ملائی تارن مکی متولی ہم سا دیکھتے ہیں

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے
۱۔ حد تک ۲۔ تقدیر سے ۳۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۴۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے ۵۔ یہاں ہے کہ تقدیر سے

2.

(السائل: یک حاجی مکہ فرمہ)

[illegible]

پاکستان کے لیے

یہ ہیں۔ ان کی ٹارگٹ ہے کہ سب سے پہلے وہ سب سے

مرد کو فیصلہ ملتا ہے کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ یہ فیصلہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے لیے کیا کرنا چاہتا ہے۔

نَدَبُكَ عَشْرَةٌ كَأَمَلُكَ ط ٢٥

۱۰۔ پتہ دے مفہوم نہ ہو تو نہیں، ربح کے انہوں میں رکھے،

سات جب پہ گھر پہنچا / جا پہنچا دل میں۔ کہ لا یتا

اس کے تحت مسرہ الاموال کا ضمیمہ خیم الدین مراد آبادی میں متعلقہ ہے۔

یعنی کیم شواہ سے نویں کی ٹیڈ تک حرم ہونے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے لڑوہ ایک ساتھ پختہ قری کے ساتھ ہے۔

۱۔ ۹۔ دی خجور کے - انعام نس م کا

۱۔ رصدِ ایشہ پرنٹر محمد علی حسنی متوال۔ ۲۰۱۷ء۔ دیکھتے ہیں۔

محتاج مختصر میں دہلیت میں نہ فرہاں کے لائق جاؤں نہ اس کے

پس تناقض یہ ہے کہ سچے سچے دل سے وہ رقص پا نہیں کر سکتا

لے گا تو اس پر تہ پانی کے بدلے اس رہزما، جسب ہوں، تھے تیس

٧٧ حياه العرب في عصر الصحابي رضي الله عنه در باب ^١ تاجه متعلقه معنای معانی من قصص

يعوم، ييا. بح هدى الح عم ٢ ٢

٤٦ البحر ٤٦

توح کے مہیوب میں یحییٰ فیم شال سے یو یو دن چہ تک ۷۰ م با مہی

مے احمد کس پہنچ میں جس پہاڑ ہے، لے ایک ساتھ خود احمد احمد - ۱۰

سہ پہر کے بعد، کھانا اور گھر آئے، رہا قیامت چھوڑ دے، چپے

معد جب چا ہے رکے در ^{۴۸} ہے خرقہ برائے - ۴۹

۱. علیہ السلام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام شریف نقل کرتے ہیں

٩ دُفْعَمَ ، مَعْدُوْمَةً يَوْمَ الِ ٩ يَوْمَ ٤ مَرَّةً ٩ يَوْمَ ح. ٦- ٩ يَوْمَ

2. 40.00

فصل یہ ہے۔ نہیں، روزِ حج سے کہیں رہے گا نہیں ساتویں۔ ساتویں

۴۰ بے وفائی

ہند سے چائے کا اہل قریابی کے بدلے مندرجہ بالا صورتیں اور دستیاب کے

منشی قیاس (۲۰) رورہے۔

والله اعلم بالصواب

298. F م ٢ ٦ ١٩٢٢ د. ١٢٢٢

قربانی پر قدرت نہ رکھئے، اب حاجی کے لئے روزہ کا حکم

میں نے یہ ہے کہ ان کے جتنے فارار و بھاگیوں کو تیرہ ہے جبکہ علماء

مجلس کے بارے میں تبصرہ یہ ہے جس پر قابلِ لازم ہو، وہ تو قابلِ مذہب سے اس

روزہ پڑھنے میں حجتیں، رسالت بعد میں رکھنے پر تے ہیں ال کے بار میں حکم ہمارے

جس فضل نے نہ دتیں روزے کے، ۸، ۹، ۱۰ تاریخ کو رکھے تو پاپا یہاں یہ رات لارم نہ ہوں؟

۱۰۹ ج ۱۰۹ کے ریزے کا حکم بھی بتائیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ وقت پس فرما دے ، پھر یہ یقین آئے

۲۲۔ جہاں شریعت، جلد ۱، ص ۱۸۱ کے حکم کے تحت سے بقید تصدیق ص ۱۸۳

۴۰۰ - فتح وادی طبرستان و دیلم و ریج: ص ۳۳۳

روزے کا بھی منی حکم ہے جو یوم عرفہ کے روزے کا ہے لیکن احادیث میں ریدہ محبوب " ص ۶۸ میں ہیں۔

و یوم حج کے تیس روزے عیموں سے نویں دن تک حرام ہونے کے حدس رمیاں میں حاجی جب چاہے رکھتا ہے باقی ماعدا ورم کا یہ صناعہ نفل ہے کہ ۹ روزہ کو رکھے یہ دن کے نفل ہے و حاکم نے یونکہ قہارم سے یوم عرفہ و یوم تیس کے روزے میں برکت و عدم برکت، حجاب و عدم حجاب و عورتیں و نرل میں و اس سے کسی کو مستثنیٰ نہیں یا یعنی ساتھ یہ نہیں کہ اس قاعدہ و احادیث میں و شمس، غل نہیں کہ اس پر و پتہ رست نہ ہونے سے اس روزے لازم ہیں۔ لہذا اس شخص کے سے ہی اہوں میں ہے جو دوسروں کے سے ہے۔

جہاں تک ۱۰۹ حج کے روزے کا سوال ہے تو اس کے سے عرض یہ ہے کہ حاجی کے یوم عرفہ کا روزہ مطلقاً نہ نہیں روزے کی طاقت رکھتا ہو تو عمرہ نہیں ہے و اگر روزہ ہے تو عمرہ ہے پنا نچا طرہ رحمت اللہ مدھی یوم عرفہ کے مستحق میں سمجھتے ہیں

و یوم عرفہ و یوم تیس و یوم نحر

یعنی قوی (حاکم و) کے سے روزہ قرب ہے و رضعیف کے سے

و ملائی قاری مل رہے ہیں کہ یہ روزہ ملتا ہے

و یوم عرفہ و یوم تیس و یوم نحر

و یوم عرفہ و یوم تیس و یوم نحر

حق، نہارے دیک (یعنی حناف کے ماں) حاجی کے سے یوم عرفہ کا روزہ عمرہ نہیں ہے مگر جب روزہ سے، یونگی و ناک سے عمرہ کے سے وقت اس کا ہے۔

و رخصت قرب ورم نے حاجی کے سے اس کا روزہ و عمرہ تھا ہے تو اس کا خوب یہ ہے نبوں سے عاصب کا اعتبار یہ ہے یونکہ اس روزے میں عاصب و شریقی تھا کہ اس روزہ رکھنے میں سے حاجیوں کو نہ سب دن، یونگی میں مشکل پیش آتی تھی اس کا روزہ پانچویں چھٹی صدی ہجری میں روانہ کے حالات و رسالتوں و نچر و نچلی کا یہ سب پنا نچ ملا علی قاری فہرست حاکم میں مذکور خوب رستہ کرتے ہوئے اس کا خوب ایتے ہیں

و یوم عرفہ و یوم تیس و یوم نحر

و یوم عرفہ و یوم تیس و یوم نحر

حکم واجب ۲۲

یعنی مگر جو روزہ میں ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ طرہات میں عمرہ ہے ورمی طرح یوم تیس (۱۰۸ حج) کا روزہ (عمرہ ہے) یونکہ ورم سے احوال حج کی و یونگی سے عاجز رہتا ہے ملائی قاری اس قول کے خوب میں فرماتے ہیں۔ ایتوں ملک حکم یعنی ہے۔

مذہب عام حالات میں حاجی کے سے اس کا روزہ قرب ہے، یونگی ورم ورمی طرح یوم تیس (۱۰۸ حج) کا روزہ (عمرہ ہے) یونکہ ورم سے احوال حج کی و یونگی سے عاجز رہتا ہے ملائی قاری اس قول کے خوب میں فرماتے ہیں۔ ایتوں ملک حکم یعنی ہے۔

و یوم عرفہ و یوم تیس و یوم نحر

و یوم عرفہ و یوم تیس و یوم نحر

و یوم عرفہ و یوم تیس و یوم نحر

یعنی، روزہ ورم اس شخص کے حق میں (مستحب ہے) اس پر بغیر کسی مشقت کے قدر رکھتا ہو یونکہ وہ ہے۔ عرفہ کا روزہ ورم سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے سال گزشتہ ورم سال مسدود "اچھا کہ اس

سہریش کو ہام سسٹم نے حضرت ابو قتادہ سے روایت کیا ہے۔

اور رات کی صورت میں رات مطلقہ نہیں ہے بلکہ مقیدہ، لہذا یہ ہے چنانچہ ملائی

تاریخی کہتے ہیں

وہ سب سے پہلے یہ جو عذریہ کہنا شروع کیا۔

مفعول جرح میں دقت نہ تھی نہ یہ کہ میں عذریہ نہ ہو۔

کہ عذریہ میں ہونا، حق میں ہونا، میں عذریہ نہ ہوں۔

لہذا وہ عذریہ نہ ہو، نہ عذریہ نہ ہو۔

یعنی، نبیؐ سے ثابت ہے کہ آپؐ سے مباہلہ کے باوجود عرفہ

کے روز میں عرفہ فرمایا، مگر (آپؐ کے اصحاب میں) یہ کہ آپؐ سے

افت سے حرج کو دفع کرے گا، عرفہ فرمایا، پس آپؐ نے ہی (حاجی

و (سب) اس نے روزے سے منع نہیں فرمایا، تو علی لاطلاق

رات کی قوف میں نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ رات کو شرف میں

تزیین کے ساتھ مقید کیا جائے ہو چکا ہو۔

محمد و محمدؐ ہاتھ بٹھکائی مٹی ملتے ہیں

ملہند ہیں، عرفہ فرمایا، مگر (آپؐ کے اصحاب میں) یہ کہ عرفہ

مفعول جرح میں دقت نہ تھی نہ یہ کہ میں عذریہ نہ ہو۔

یعنی، ہند نبیؐ نے جو زکی نعیم عرفہ سے حرج کو دفع فرماتے

کے سے عرفہ فرمایا۔

اس نے فقہاء و ائمہ سے قدرت نہ ہو، کی صورت میں اس روز ترک صوم کو تہیب

کہا ہے چنانچہ ملائی تاریخی کہتے ہیں

وہی ہے حج، یہ "ن کاد یسعد من یومہ" و "وہی

۲۵ البدر البصیر ص ۲۲۹ ۲۲۹

۲۶ حیاہ القیوب ص ۷۸

و مسند کہ ۴۴۸

یعنی، عرفہ کے بعد میں ہے، جب روزے سے قلوب طراوت

و اس دعاؤں سے کمزور ہوا تو اس کا تہیب تہیب ہے۔

محمد و محمدؐ ہاتھ بٹھکائی مٹی ملتے ہیں

و اس کی قدرت نہ ہو، رات میں تہیب رات میں تہیب ہے

یعنی، اس کی قدرت نہ ہو، اس کے لئے میں تہیب تہیب ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم الاحد ۱۲۰۲ھ ۲۴ یونیو ۲۰۲۱م 416-F

۲۷ البدر البصیر ص ۲۲۸

۲۸ حیاہ القیوب ص ۷۸

پہلے تو یہاں سے طرح طرح سے ہم بھڑکے ہوئے ہیں، ہمیں تو اس کا بخار دیا ہے
جس کا یہ ہے کہ ہم بہت چھوٹے ہیں۔ میں چھوٹے اور بڑے عمر کے بچے ہیں؟

(الساٹیک صوفی، زینب فتح مراد)

باسمہ تعالیٰ و تعالیٰ رحمہ اللہ
 باب دوم کے سے مندرجہ مابقی ضروری بنایا ہے لہذا صورت مسطورہ میں مندرجہ مابقی
 کے معلق کی کم از کم تعداد پر چھوٹی ہے یہ ضروری ہے کہ اس سے کم معلق یا فوہ حرام سے مارت
 نہ ہوگا، اس طرح "حجۃ" مسموعہ ہی رہے۔ مسموعہ مسموعہ میں ہے اور
 باب ایک چار کے سے چار سے اس میں جتنے حصے کا معلق ہو وہ وہ چھوٹا حصہ بنتا ہے تو وہ لازم نہ ہوگا
 ہوے اس کے بعد غلبہ سنت ہو یا نہ ہو کہ پورے معلق ہو جائے یا ایک سنت ہے، اور اگر
 معلق شدہ حصہ چھوٹا ہے کہ کم ہو تو اس معلق سے حرام سے ٹکنا نہ پڑے یا پھر اگر حکم سے مسموعہ
 بنا چھوٹا حرام کا کتاب سے تو ایک ہی کم لازم ہوگا۔ اور اگر چھوٹا حصہ اس سے وہ حرام
 سے خارج نہ ہوگا پھر مسموعہ حرام میں سے اس کا کتاب ہو وہ حرام پر بنا مائیں ہوں
 ان میں مسموعہ سے ہوئے یا نہ ہے۔ یہ مسموعہ یا شوشہ مائیں، یہ مسموعہ یا شوشہ کے ساتھ
 اس کے یہ چھوٹا یا پڑ گیا۔ غرض یہ کہ جناب کے لئے کہ اسے نرم میں جنابوں کو ایک چار کے گا
 و مسموعہ میں مدت و مسموعہ ایک چار کے گا جسے نہ ہوئے کہ پتہ نہ دھنڈا اور سے پارہا نہ
 گزرے تو ایک صدقہ و مسموعہ نام سے چار سے نہ گزرے تو وہ صدقہ ہے، حکم تفصیل بتا ہے پر
 بتایا ہے گا۔ اور اس صورت میں معلق نہ مانا بھی لازم ہے اور تو بھی۔

والله اعلم

312 F 4007 4442 2 221 4 22 90 2.000 100 100

تقسیم میں ایک پورے سے کم پال کٹوانے کا حکم

مستقلہ۔ پانچواں چیس سالہ یہ وہ مقتدیہ شریعتیں مل مسئلہ میں ایک خاتون نے ٹیسا کروڑ روپے کے حصہ سے اس کے چند ہاں تقریباً 30، 35 روپے کے

ایک پورے گھنٹے کے بعد اس نے حرم میں داخلہ حاصل کر کے باہر آئے۔ وہاں اس نے اپنے دوستوں کو مل کر بات چیت کی۔

(السائل: ایک حاجی، مدہ غرمہ)

بسم اللہ تعالیٰ و تقدس بحرہ صورت مسوئل میں اس عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنی فرحت میں تنصیر کرے کہ پورے ۱۰۰ کے تئیں جسے اس پر پچھ ایک حصہ ملے نہنگی کے پورے سے کچھ زندہ رکھ دے کیونکہ جس طرح اس نے باں کر کے تھوہ تنصیر کے کافی نہیں اس کے حد ۲۰ میں مہ دھنوں سے اس پر ایک صدق لازم ہوگا جو کریمہ عمرہ ہی میں دینا چاہیں تو اس میں (یعنی ۶۲۸ - ۶۲۹) کے حساب سے صدق تقسیم پانچ سو ہیں ہونا ہے اسے چھ سو و باں ۱۰۰ کے نام ملتا ہے یہ ملتی میں صدق ۱۰ ملتی ہے، یہ اس صورت میں ہے سب کہ پورے چار سو ۱۲۰ ملے ہوں مہ دھن پانچ سو و نہ ۱۰۰ لازم ہوگا۔ ۱۰ بے خوشیہ کے صرف سے کیڑے ہونے میں ہٹھ کہ وہ لازم نہ لے گا۔ باں ۱۰ کوئی بے خوشیہ کے حساب باصرف کے مستحق کے وقت کیل نظر سے فی نیت سے گا تو عمرہ و تہجد میں ہوگا کہ جس پر کوئی کہہ لازم نہیں آتا۔

وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ لَهُ أَسْمَاءُ مَا يَدْرِي السَّمْعُ أَشَدُّ حِفْظًا ۚ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۖ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ

730.F ۳۲۰.۶ مکتوبات - اهل بیت، از سوانح - بی‌نظم

احرام کھونے کے وقت اپنے جیسے کا سر موٹنا

استفسار: کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتی صاحب شریعتیں اہل مسند میں۔ خائیں دل
 ۱۰۔ شریعتی سے قارغ ہو۔ کہ عہد یہ عمر وہیں بھی سے قارغ ہو۔ چنانچہ خود وہ سنا ہے یہ
 نہیں۔ اسی طرح ۱۱۔ یہ بھی کہ یہ عمر ہر نہ لے جنوں۔ سرمدہ ہاتھ یک دہرے ہاں

[illegible]

یعنی حج عمرہ سے نکلنے کے شہر حلق کے (مقررہ) وقت میں چوتھی سرگ
مندہ یا پچوتھی سرگ سے روئے جائے۔ اگر کسی نے یہ منہ دیا اور نہ قصر
روئے تو حرم سے باہر نہیں نکلے گا، چاہے سے بے شمار سال گزار
جائیں۔ کسی دور میں بارہ جب وہ منظور حرام کا کتاب لے گا سے
بیشمار: علائم مولیٰ جوں کی مثلت یہ دور ہوگا۔

[illegible]

٤٧ حياء القلوب في يوه المحتجب باب ١٥ في ريبا حرام قصر: نعم ر كعبه خروج لا حرام

7 102

[illegible]

وہ جو حرام قرار دینے کے لئے کبھی بھی حرم ہی رہے گا حرام سے پہنچ نہیں سکتا
بنیادی عقیدہ، مگر ان غصہ و نفرت کی بجائے

پس نینکارے گندہ نیت نفس و حال و سب تپہ پن شخص دم
و حدہ سے صحیح صحیح کتاب مردم چند کتاب روح صحیح منظور
و مقصود شود کہ از وہ بعد بنایا چوب نیت مردم ست رئیس
مردم رزیدند و کتاب نموده ست منظور کتاب میل رچہ ماسد
ست معصہ بناد در معصہات میویدہاں کوپی مہ جو شدہاں ہمہ
مظہرات زجہ و حدہ حق و حدہ یک مقصد گندہ و حق میں
مذہب ماست و مام را شاملی میں لارم تپہ و کی ہ سے منظور

صفحہ ۷۹

٤٨ حبه الفوفيه ص ٤٦

٤٤ حبّه الفقم بي فو ٥٥ هـ السحب بي ص ١٢

یعنی اس طرح حرم توڑنے اور اس سے کسی نیت سے بھی حرم سے نارت نہ ہوگا۔ اس شخص پر تمام مسحات کے رتباب کا ایک ہی دم واجب ہوگا، یا ہے تمام مسحات کا رتباب ہو، اور جب اس سے حرم توڑنے کی نیت رہی تو متعدد بناوٹ پر متعدد رتباب اس سے واجب نہ ہوں گی کہ مسحات کا رتباب اس نے اس تاویل سے کیا ہے (وہ تاویل یہ ہے کہ میں نے حرم توڑنے کی نیت رہی تھی اس سے یہ ممنوعات میرے سے مستند رہے)۔ و تاویل کو قیام نہ ہے مگر وہ اپنی مساحت کے چھ جانے کے بارے میں معتد ہوں وہیں قیام یہ تمام ممنوعات ایک ہی جہت سے ایک ہی سب کے باعث منع ہوئے اس سے تاویل بھی اس پر متعدد واجب نہ ہوں یہ ہمارا مدد ہے مگر امام شافعی علیہ رحمہ کے ایک ہمنوی یہ تاویل دیتے ہوئے۔

اور ہمارے امام شافعی کے مابین یہ تلافی ہے سب اس سے حرم توڑنے کے لئے سے یہاں وہ جہات کی بناء پر کھیا کہ اس میں حرم سے ہوا ہو گیا نہ بناوٹ پر لگتا ہے لازماً ہوں پناختی محمد و محمد ماثم حصوں حتیٰ جنتیں ہیں

و میں تلافی جنتیں ست شخصیں مذکورہ نیت میں حرام کردہ ست مادی مدہ سبب ہل خود و متعلقہ ست زہرام سبب یہ قصد فعلی رقی مدہ کارن شد و ام میں زہرام سبب یہ قصد معتد ہائے زہون قصد فعلی متعدد روایتوں میں بعد بناوٹ کا قیام مابین الشافعی پناختی متعدد روایتوں میں قصد نہ کردہ ست رقص رقصہ

حتیٰ یہ تلافی بھی اس وقت ہے جب اس شخص سے (اس ممنوعات کے رتباب میں) حرم توڑنے کی نیت ہو ہو رہی جہات سے کھیا ہو کہ اس نیت کرنے سے وہ حرام سے نکل گیا، میں کرواں چاہتا ہے کہ میں اس نیت پرینے سے حرم سے میں لگا ہوں تو یہ شخص سے

حرم توڑنے کی نیت معتد نہیں ہوں۔ اس پر ہمارے امام شافعی کے ایک بلا تفاق بناوٹ پر متعدد تاویل جب ہوں جیسا کہ سابق حنفی مشایخ اس شخص پر (تہ میں) متعدد ہوں، اس نے حرم توڑنے کے بارے سے نیت ہی نہ ہو۔

لہذا ہر شخص اگر یہ جانتا تھا کہ میں اس طرح سے حرم سے میں نکلوں گا یا سے یہ بتایا گیا تھا تو میں ہوں گا کہ سعی عمرہ کے حد سے کس کس مساحت حرام کا رتباب یا پ تو شخص اس نے بناوٹوں ہوں تو اس بناوٹوں کے مطابق تھی ہی تاویل کا حکم دیا جائے گا۔ اور اگر سے اس بارے میں شک تھا کہ میں صرف نیت پرینے سے حرام سے ہوں نکلوں گا یا نہیں یا سے معام تو تھا کہ نیت کرنے سے میں حرم سے ہوں نہیں نکلوں گا مگر وہ ہوں تو بھی اس پر بناوٹ کے مطابق تاویل لازم ہوں پناختی محمد و محمد ماثم حصوں حتیٰ جنتیں ہیں

شافعی قاری گفتہ کہ باوجود قصد فعلی رقصہ رقصہ ہائے زہرام مسئلہ ہونا کی پوشد حکم ہو۔ ۱۰۰

یعنی ملاحظہ قاری (حتیٰ متوالی ۱۰۰) کہاتے ہیں کہ حرم توڑنے کی نیت اس شخص کی معتد نہ ہوئی چاہے اسے علم میں کوئی شک ہو یا اس کے حکم ہو وہ ہوں یا ہو۔

اور یاد رہے مذکورہ مسئلہ میں سے متعلق یہ قصد بہ صورت نہ ہوا ہوگا اگرچہ کتنا عمرہ یوں نہ کر یا ہو پناختی محمد و محمد ماثم حصوں حتیٰ جنتیں ہیں

حرم بعد زہرام قصد نہ کر، میں اس رتباب اس نے رفت مخطرت حرام رہنا نہ رتباب کہ چہا شخص غیر حرم نہیں چاہا۔ تظہر متعلق جہات پہلی عیدہ مثال اس، جس پر وہی تہرین شخص ہوا تکابین تہرین ہا زہرام بلا جہات ۱۰۰

یعنی اگر حرم نے حرم کو مارنے کا ارادہ کیا تو اس نے اس سے
 سے بے ممانعتی حرم کا رشک کرنا شروع کر دیا جسے نہ حرم کرنا
 ہے جیسا کہ وہ بے پڑے پینا، خوشبو لگانا، سر مندرہ، جھانک کرنا
 "رشک کرنا" قتل کرنا، "ہذا" قتل کرنا کے بارے میں وہ جانتا
 حرم حرم حرم سے نہ ملے گا۔

ہاں ایک صورت ہے کہ جس میں مذکور شخص محض نیت سے ۷۰ م سے نکل جاتا ہے۔
اس پر یونیفرم بھی لازم نہ ہونی چاہیے کہ اس کے سر میں یہ زخم ہوں یا نہ ہوں، یا پر یہ حلق
مکمل ہو رہا ہو یا نہ ہو، یا چھوڑ دیا ہو یا نہ ہو، یا ٹھیکہ چھوڑ دیا ہو یا نہ ہو، یا کھینچے ہو یا نہ

۲۱- یقیناً شریعت از حرام خلق بر پا نکرده است، تنها امر کرده شود به صورتی که حاصل می شود در نهی شریعت از حرام بغیر خلق بقدر یکسان است. مثلاً در مورد خلق بقدری که موجب تکلیف امر کرده شود، بلکه مانع است از خلق بقدری که این صورت خارج گردد از حرام خود است. شریعت بغیر از این موارد لازم نیاید. (مجموعه صدق ۵)

یعنی ہم نے جو یہاں کہ حرام سے نکلنے کے لئے حلق یا قلعہ شہ ہے تو اس میں ٹیل سمونٹیں مستثنیٰ ہیں۔ اس میں حلق یا قلعہ شہ نہیں اس صورتوں میں بغیر حلق یا قلعہ بھی حرام سے نکلے گا۔ پہلی صورت یہ ہے کہ حلق یا قلعہ متعدد رہو اس میں کسی یہ زخم کے سبب جو حلق یا قلعہ سے مائع ہوں تو اس صورت میں محض حرام سے نکلنے کی حیثیت رہنے سے حرام سے حیر کچھ مرے گا۔ ہو گا اور اس پر ندم لازم آئے گا ورنہ صدق

والله اعلم

288-F م ٢٠٠٦ ١٤٢٨ هـ - ١٤٢٩ هـ

عمرہ میں جی سے بغیر حلق سروانے کا حکم

مستقبل :- یہ فرماتے ہیں کہ عوام میں ہفت تہیہ شہر متغیر میں مسئلہ میں جو شخص عمر ۱۰
میں بھی جو چہرہ رکھنے والے ہفت کے بعد حرم میں داخل ہوا ہوگا ؟

اسلام، خانقاہ عید، رشتہ، رچی)

باسمہ تعالیٰ و تقدس جبر و صورت مسطور میں محمد ۱۰ ہویں مرتبہ
نہ لازم یہاں سے خلق کے وقت سے قبل خلق ہو چنانچہ ملائق القادری رحمہ اللہ متوفی
۱۰۰۰ھ کے ہیں

و قالوا يا ايها النبي انزلنا من السماء ماء فليخرج من بين يديك عرش مبين

٩ حة ٩ بنة على اء د ا حة ٥

یہاں، رطوبت (عمر و میں) رہا، پھر خلق کیا، پھر عموں کو اس کی صفائی
 یوسف مر اس بہ وقت خلعتوں میں سے، ملامت لایا، (س سے) اس
 سے (حق تعالیٰ کو دے دے) ایک، (جب اس کی صفائی سے پہلے)۔

هـ اللام في نون حمزة

777.F م ٢ جز ١ و ٢

عمرہ کی سعی کے بعد حلق یا تقصیر کے بغیر دوسرے احرام کا حکم

۱۔ تعلقات : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متبعین کس مسئلہ میں یہ ایک شخص
 ۲۔ عمر و کا حرم باہر صراط فہقی کے حد خلق یا تقسیم نہیں کرے لی کہ وہ کس — جہ یا — حق
 ۳۔ کس کا عمر و مثل بڑھایا پھر عمر و عمر و کا حرم باہر صراط فہقی کے حد
 ۴۔ حق یا تقسیم نہیں کرے لی کہ وہ بھی حد و حرم میں ہے ؟

(السائل: م عبد الفتاح رجب زلزلہ / ۱۰۰)

٥٥ البند المصنف في البند المجموع في البند في الصف والبرقة في الصف
البرقة ٩٢

یہ سہ ماہی و تقدس الہی۔ جتنا چاہے کہ جس طرح حق میں خلق پر تقسیم، جس طرح عہد میں بھی خلق پر تقسیم، وہاں میں خلق پر تقسیم کا جو درجہ میں ہوا، نہ وہاں ہے نہ حق نہ یہ ہے عہد میں خلق پر تقسیم کا وہاں وقت مقرر نہیں ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام علامہ ابو الحسن علی بن ابی ہریرہ میں منقول ۵۹۴ھ کہتے ہیں

التعقيب و الحمد في العمد غير مؤلف بل هو من الإجماع و

م. العمود د^١ يثبت في حد أفق المثلث، و د^٢ في طرفه بـ قبل

مريمه. حمير، جمع و... و... من حمة في قوم حمير

٥٥ - ٥٤ - ٥٣ - ٥٢ - ٥١ - ٥٠ - ٤٩ - ٤٨ - ٤٧ - ٤٦ - ٤٥ - ٤٤ - ٤٣ - ٤٢ - ٤١ - ٤٠ - ٣٩ - ٣٨ - ٣٧ - ٣٦ - ٣٥ - ٣٤ - ٣٣ - ٣٢ - ٣١ - ٣٠ - ٢٩ - ٢٨ - ٢٧ - ٢٦ - ٢٥ - ٢٤ - ٢٣ - ٢٢ - ٢١ - ٢٠ - ١٩ - ١٨ - ١٧ - ١٦ - ١٥ - ١٤ - ١٣ - ١٢ - ١١ - ١٠ - ٩ - ٨ - ٧ - ٦ - ٥ - ٤ - ٣ - ٢ - ١ - ٠

یعنی عمرہ میں تقسیم ہر حلق بلا حجت یا بیہ معرفت ہے یہاں صل عمرہ اس کے ساتھ موقت نہیں بلکہ حلق مطلق کے ساتھ ہوتا ہے یہاں صل عمرہ اس کے ساتھ موقت ہے، پس صل عمرہ اس کے لئے ہے تقسیم (یعنی حلق) نہ صرف یہ (وہ حرم سے نکل گیا) حتیٰ کہ (وہ جس) لوٹا، تقسیم صرف وہی تو اس پر تمام حرم کے قبل کے مطابق کچھ لازم نہیں، یعنی یہ ہے کہ جب معتمر حرم سے نکل گیا تو لوٹا (وہ جس) تقسیم پر حلق رہا تو اس پر کچھ لازم نہ ہوتا۔

مرا کوئی شخص عمر دے سکی ہے جس خلق پر "صیغہ مرتبہ" بروہم کے عمر کا حرم
 باوجود اے تو جس پر دم لازم ہوگا یہ عمر میں وہ حرم کی وقت باوجود کتاب سبب پت
 عمر دے خلق پر "صیغہ" کے رائج قرار ہو جائے گا، اپنا بی حرم میں کہتے ہیں

١٠٩ هـ في سنة ٢٠٠٧ م

وَمِنْ الْوَفِّ دَلِيلُهُ هُوَ الْحَدِيثُ الَّذِي يَجْمَعُ بِهِ

بسم الله الرحمن الرحيم

06 2,11

٥٥ الهداية المكنية ٤ كتاب المكنية باب المكنية: فصل من ٨٢

٥٦ الهداية: المجلد ٢ - كتاب الحج باب الأصوة في حرامه إلى في حرامه ص ٩٤

یعنی جس شخص نے عہدہ "پیر" کا منصب نہ روای پھر وہ اس عہدہ کا حرام
 بدعت یا تو اس پر وہ لازم ہے کسی سے کسی سے وقت سے قبل حرام
 بدعت (یعنی وہ اس عہدہ کے حرام کا وقت پختہ عہدہ کے خلق کے حد
 ہے۔) یہ تمام اس عہدہ کے حرام کے عین جمع سر پر ہر پیر
 ہے تو اسے لازم ہو ورنہ کسی کو روکنا ہے۔

یہ اس سے پہلے عمر وہاں تھی جسے حد و مراد کے علم دل نیت سے قبل ضرورتاً ہے۔
ب کتاب یہ ہوگا تو جیسے منٹ کا کتاب یہ اس کے مطابق شریعت میں لازم ہوگا اور
وہ نہ صحت بھی ہو سکتا ہے۔ روم بھی۔ کتب بھی ہو سکتا ہے۔

٥ الدرة في حرم قصور

772 F م ٢٠٠٦ خا ١٣٨٥ و ٤٢٨ س و ٢ ح و ٢ ع

عورت کا تقصیر سے قبل متعلقہ کرنا

مستحق ہے۔ یہ فرماتے ہیں علماء دینی مفتیوں نے ان میں سے مسئلہ میں کہ میں اپنی
ہر کے ساتھ توحید کا شریعتاً ہم سے وہاں سے عمرہ کا حرم ہوا صلاحتہ شرط ہے یہ اس میں
بھی رہی ہے یہ وہی ہے کہ ہم سے قبل اپنے دلوں و شکمیں دن مالہ ہاں پیدا تھے وہ جو میں
پھر کہہ رہا تھا یہاں صورت میں سے کچھ لازم ہے گا؟

(السائل: یک صاف، مدہ طریم)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 - کتنی سہولتیں ہیں یہیں، رنڈوں سے تو کچھ نہیں، سوے کے لئے اس
 - پر یہ کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہ حرام ہے، رنڈوں کے حالات حرام میں زنجیر منوں
 ہے، کتنی سہولتیں ہیں یہیں، سوے کے لئے یہ حرام ہے، رنڈوں کے حالات حرام میں زنجیر منوں
 ہے، کتنی سہولتیں ہیں یہیں، سوے کے لئے یہ حرام ہے، رنڈوں کے حالات حرام میں زنجیر منوں
 ہے، کتنی سہولتیں ہیں یہیں، سوے کے لئے یہ حرام ہے، رنڈوں کے حالات حرام میں زنجیر منوں

صاف رہے کی حاجت ہو تو اس طرح صاف رہے نہ پڑے سے چڑے ہاچہ قضا کی دعوہ نہ
 چلنے پڑے۔

والله اعلم
بما نزلنا من
الكتاب وما
كنزنا

296.F م ٢ ٦ منجى - ٦ ٥ ٤ ٣ ٢ ١ ٠ ٩ ٨ ٧ ٦ ٥ ٤ ٣ ٢ ١ ٠

بھوے سے یہ کسی دوسرے کے فعل سے محرم کے سر یا چہرے پر

پڑا آپ نے کا حکم

مسئلہ - یہ فرماتے ہیں علماء دین مفتیوں نے عائشہؓ میں کرم میں
بہت سی مصلحتوں کے لیے یہ حرم کن چادر جاتی ہے اور کبھی وہ اسے نیچا درہ رست کرتے
ہیں تو کنی محرم کے مہ پر لگ جاتی ہے تو اس صورت میں یا محرم پر کچھ لازم ہوگا یا نہیں؟
طرز چہ کے معاملہ سے تو اس کا حکم ہوگا؟

(اسماء، محمد، اتفاق، تاریخ، سنہ ۱۳۸۵ھ)

وَسْمَهُ تَعَالٰی وَتَقْوَاهُ جَوْرًا مَرْبِیًّا لِّهٖ تَهْتَكُوتُ ۝۱۰

و بعد از آن که کلاه و عبه بکشد و در ۶۴

یعنی خواتین حرام میں سے پورے سراپاں کے کچھ حصے ہونا چاہئے ہیں۔

۱۔ محمد، محمدؐ، محمدؑ کی مناسبتوں سے

۱. نیست خرم مرده باشد پشید تمامه پشید
حق. ۲. نہیں مرده پشید پشید

۴۔ کھجور

٦٠ المسد . المنقسط في الحساب الموسط قصراً في محرم الإحرام ص ٦

حمت چو شمس در افق مخرج مریخ باشد چو شمس در جبهه
چو پدید شود شمس در بعضی اوقات بیانی چو ماه و اندک باشد شمس بیابان
کوئته ۶۵

یعنی مجرم مر گئے۔ ہر چھپنے والی نریت اس صورت میں ہے حسب
 کسی حق چیز سے ہر چھپے اس سے عام طور پر یہاں ہر چھپا جاتا ہو
 جیسے کپڑے (رواں وغیرہ) ایسی ہی ہوتی ہوں مہندی۔

مرچ و پنچپنما مرچ و عورت دونوں کو ناجائز سمجھتے ہیں

٩ ١٠ ١١ ١٢ ١٣ ١٤ ١٥ ١٦ ١٧ ١٨ ١٩ ٢٠ ٢١ ٢٢ ٢٣ ٢٤ ٢٥ ٢٦ ٢٧ ٢٨ ٢٩ ٣٠ ٣١ ٣٢ ٣٣ ٣٤ ٣٥ ٣٦ ٣٧ ٣٨ ٣٩ ٤٠ ٤١ ٤٢ ٤٣ ٤٤ ٤٥ ٤٦ ٤٧ ٤٨ ٤٩ ٥٠ ٥١ ٥٢ ٥٣ ٥٤ ٥٥ ٥٦ ٥٧ ٥٨ ٥٩ ٦٠ ٦١ ٦٢ ٦٣ ٦٤ ٦٥ ٦٦ ٦٧ ٦٨ ٦٩ ٧٠ ٧١ ٧٢ ٧٣ ٧٤ ٧٥ ٧٦ ٧٧ ٧٨ ٧٩ ٨٠ ٨١ ٨٢ ٨٣ ٨٤ ٨٥ ٨٦ ٨٧ ٨٨ ٨٩ ٩٠ ٩١ ٩٢ ٩٣ ٩٤ ٩٥ ٩٦ ٩٧ ٩٨ ٩٩ ١٠٠ ١٠١ ١٠٢ ١٠٣ ١٠٤ ١٠٥ ١٠٦ ١٠٧ ١٠٨ ١٠٩ ١١٠ ١١١ ١١٢ ١١٣ ١١٤ ١١٥ ١١٦ ١١٧ ١١٨ ١١٩ ١٢٠ ١٢١ ١٢٢ ١٢٣ ١٢٤ ١٢٥ ١٢٦ ١٢٧ ١٢٨ ١٢٩ ١٣٠ ١٣١ ١٣٢ ١٣٣ ١٣٤ ١٣٥ ١٣٦ ١٣٧ ١٣٨ ١٣٩ ١٤٠ ١٤١ ١٤٢ ١٤٣ ١٤٤ ١٤٥ ١٤٦ ١٤٧ ١٤٨ ١٤٩ ١٥٠ ١٥١ ١٥٢ ١٥٣ ١٥٤ ١٥٥ ١٥٦ ١٥٧ ١٥٨ ١٥٩ ١٦٠ ١٦١ ١٦٢ ١٦٣ ١٦٤ ١٦٥ ١٦٦ ١٦٧ ١٦٨ ١٦٩ ١٧٠ ١٧١ ١٧٢ ١٧٣ ١٧٤ ١٧٥ ١٧٦ ١٧٧ ١٧٨ ١٧٩ ١٨٠ ١٨١ ١٨٢ ١٨٣ ١٨٤ ١٨٥ ١٨٦ ١٨٧ ١٨٨ ١٨٩ ١٩٠ ١٩١ ١٩٢ ١٩٣ ١٩٤ ١٩٥ ١٩٦ ١٩٧ ١٩٨ ١٩٩ ٢٠٠ ٢٠١ ٢٠٢ ٢٠٣ ٢٠٤ ٢٠٥ ٢٠٦ ٢٠٧ ٢٠٨ ٢٠٩ ٢١٠ ٢١١ ٢١٢ ٢١٣ ٢١٤ ٢١٥ ٢١٦ ٢١٧ ٢١٨ ٢١٩ ٢٢٠ ٢٢١ ٢٢٢ ٢٢٣ ٢٢٤ ٢٢٥ ٢٢٦ ٢٢٧ ٢٢٨ ٢٢٩ ٢٣٠ ٢٣١ ٢٣٢ ٢٣٣ ٢٣٤ ٢٣٥ ٢٣٦ ٢٣٧ ٢٣٨ ٢٣٩ ٢٤٠ ٢٤١ ٢٤٢ ٢٤٣ ٢٤٤ ٢٤٥ ٢٤٦ ٢٤٧ ٢٤٨ ٢٤٩ ٢٥٠ ٢٥١ ٢٥٢ ٢٥٣ ٢٥٤ ٢٥٥ ٢٥٦ ٢٥٧ ٢٥٨ ٢٥٩ ٢٦٠ ٢٦١ ٢٦٢ ٢٦٣ ٢٦٤ ٢٦٥ ٢٦٦ ٢٦٧ ٢٦٨ ٢٦٩ ٢٧٠ ٢٧١ ٢٧٢ ٢٧٣ ٢٧٤ ٢٧٥ ٢٧٦ ٢٧٧ ٢٧٨ ٢٧٩ ٢٨٠ ٢٨١ ٢٨٢ ٢٨٣ ٢٨٤ ٢٨٥ ٢٨٦ ٢٨٧ ٢٨٨ ٢٨٩ ٢٩٠ ٢٩١ ٢٩٢ ٢٩٣ ٢٩٤ ٢٩٥ ٢٩٦ ٢٩٧ ٢٩٨ ٢٩٩ ٣٠٠ ٣٠١ ٣٠٢ ٣٠٣ ٣٠٤ ٣٠٥ ٣٠٦ ٣٠٧ ٣٠٨ ٣٠٩ ٣١٠ ٣١١ ٣١٢ ٣١٣ ٣١٤ ٣١٥ ٣١٦ ٣١٧ ٣١٨ ٣١٩ ٣٢٠ ٣٢١ ٣٢٢ ٣٢٣ ٣٢٤ ٣٢٥ ٣٢٦ ٣٢٧ ٣٢٨ ٣٢٩ ٣٣٠ ٣٣١ ٣٣٢ ٣٣٣ ٣٣٤ ٣٣٥ ٣٣٦ ٣٣٧ ٣٣٨ ٣٣٩ ٣٤٠ ٣٤١ ٣٤٢ ٣٤٣ ٣٤٤ ٣٤٥ ٣٤٦ ٣٤٧ ٣٤٨ ٣٤٩ ٣٥٠ ٣٥١ ٣٥٢ ٣٥٣ ٣٥٤ ٣٥٥ ٣٥٦ ٣٥٧ ٣٥٨ ٣٥٩ ٣٦٠ ٣٦١ ٣٦٢ ٣٦٣ ٣٦٤ ٣٦٥ ٣٦٦ ٣٦٧ ٣٦٨ ٣٦٩ ٣٧٠ ٣٧١ ٣٧٢ ٣٧٣ ٣٧٤ ٣٧٥ ٣٧٦ ٣٧٧ ٣٧٨ ٣٧٩ ٣٨٠ ٣٨١ ٣٨٢ ٣٨٣ ٣٨٤ ٣٨٥ ٣٨٦ ٣٨٧ ٣٨٨ ٣٨٩ ٣٩٠ ٣٩١ ٣٩٢ ٣٩٣ ٣٩٤ ٣٩٥ ٣٩٦ ٣٩٧ ٣٩٨ ٣٩٩ ٤٠٠ ٤٠١ ٤٠٢ ٤٠٣ ٤٠٤ ٤٠٥ ٤٠٦ ٤٠٧ ٤٠٨ ٤٠٩ ٤١٠ ٤١١ ٤١٢ ٤١٣ ٤١٤ ٤١٥ ٤١٦ ٤١٧ ٤١٨ ٤١٩ ٤٢٠ ٤٢١ ٤٢٢ ٤٢٣ ٤٢٤ ٤٢٥ ٤٢٦ ٤٢٧ ٤٢٨ ٤٢٩ ٤٣٠ ٤٣١ ٤٣٢ ٤٣٣ ٤٣٤ ٤٣٥ ٤٣٦ ٤٣٧ ٤٣٨ ٤٣٩ ٤٤٠ ٤٤١ ٤٤٢ ٤٤٣ ٤٤٤ ٤٤٥ ٤٤٦ ٤٤٧ ٤٤٨ ٤٤٩ ٤٥٠ ٤٥١ ٤٥٢ ٤٥٣ ٤٥٤ ٤٥٥ ٤٥٦ ٤٥٧ ٤٥٨ ٤٥٩ ٤٦٠ ٤٦١ ٤٦٢ ٤٦٣ ٤٦٤ ٤٦٥ ٤٦٦ ٤٦٧ ٤٦٨ ٤٦٩ ٤٧٠ ٤٧١ ٤٧٢ ٤٧٣ ٤٧٤ ٤٧٥ ٤٧٦ ٤٧٧ ٤٧٨ ٤٧٩ ٤٨٠ ٤٨١ ٤٨٢ ٤٨٣ ٤٨٤ ٤٨٥ ٤٨٦ ٤٨٧ ٤٨٨ ٤٨٩ ٤٩٠ ٤٩١ ٤٩٢ ٤٩٣ ٤٩٤ ٤٩٥ ٤٩٦ ٤٩٧ ٤٩٨ ٤٩٩ ٥٠٠ ٥٠١ ٥٠٢ ٥٠٣ ٥٠٤ ٥٠٥ ٥٠٦ ٥٠٧ ٥٠٨ ٥٠٩ ٥١٠ ٥١١ ٥١٢ ٥١٣ ٥١٤ ٥١٥ ٥١٦ ٥١٧ ٥١٨ ٥١٩ ٥٢٠ ٥٢١ ٥٢٢ ٥٢٣ ٥٢٤ ٥٢٥ ٥٢٦ ٥٢٧ ٥٢٨ ٥٢٩ ٥٣٠ ٥٣١ ٥٣٢ ٥٣٣ ٥٣٤ ٥٣٥ ٥٣٦ ٥٣٧ ٥٣٨ ٥٣٩ ٥٤٠ ٥٤١ ٥٤٢ ٥٤٣ ٥٤٤ ٥٤٥ ٥٤٦ ٥٤٧ ٥٤٨ ٥٤٩ ٥٥٠ ٥٥١ ٥٥٢ ٥٥٣ ٥٥٤ ٥٥٥ ٥٥٦ ٥٥٧ ٥٥٨ ٥٥٩ ٥٦٠ ٥٦١ ٥٦٢ ٥٦٣ ٥٦٤ ٥٦٥ ٥٦٦ ٥٦٧ ٥٦٨ ٥٦٩ ٥٧٠ ٥٧١ ٥٧٢ ٥٧٣ ٥٧٤ ٥٧٥ ٥٧٦ ٥٧٧ ٥٧٨ ٥٧٩ ٥٨٠ ٥٨١ ٥٨٢ ٥٨٣ ٥٨٤ ٥٨٥ ٥٨٦ ٥٨٧ ٥٨٨ ٥٨٩ ٥٩٠ ٥٩١ ٥٩٢ ٥٩٣ ٥٩٤ ٥٩٥ ٥٩٦ ٥٩٧ ٥٩٨ ٥٩٩ ٦٠٠ ٦٠١ ٦٠٢ ٦٠٣ ٦٠٤ ٦٠٥ ٦٠٦ ٦٠٧ ٦٠٨ ٦٠٩ ٦١٠ ٦١١ ٦١٢ ٦١٣ ٦١٤ ٦١٥ ٦١٦ ٦١٧ ٦١٨ ٦١٩

میں نے محنت سے 7 مہینے سے چھ مہینہ تک اس کا چھوڑ دیا تھا۔

۱۔ رُشد، مَجد، شَم، چھوٹوں کی کہلاتے ہیں

جائز نیست خرم را پوشید تمام روی پادشاه

60 50 40 30 20 10 0

بینی محرم عورت ہنسی سے پھر چڑھ کر پٹھہ حصہ ادا نہ کرے۔

[illegible]

صورتِ مذکور میں مراد یہ ہے کہ صاحبِ مروت جو عیسائیوں کو صدقہ دینا چاہتا ہے اس کو لازم ہوگا کہ اس کے لئے جو رقم جمع کرے اس میں سے کچھ حصہ عیسائیوں کو صدقہ دے تاکہ وہ بھی مسلمان بن سکیں۔

٦٥ جاء لفتي في يده الخنجر فبسطه ففصر انهم قد يد مخر ماك خرم ص ٦٥

٦٦ المبدع المنقذ في المبدع الموقد حم

٦٧ حبه الفرج يب في يره المصنوع يب ص ٩٧

و غصی ریحہ معروف و ذکف و زیتونہ و غیرہ

مسئله حلیۃ الحادیۃ ۶۵

یعنی چوتھائی سیریاں سے زائد کو ایک کامل میں تک جائے رکھ تو اس پر دم لازم ہے، یہاں چوتھائی کامل کے تمام مقدم ہے ورنہ اس سے کم ہوتا نہایت کے شیف ہو۔ لیکن یہ سے صحت لازم ہوگا۔

اور چوتھائی سیریاں کے لئے صحت پر پیر ہو جاتی تو دم لازم تا چنانچہ لکھتے ہیں

و حساب مدردہ ما یصل یوماً أو لیلاً مدردہ و ذکف

فلا یصل مدردہ و یصل یوماً یوم کما ہو فیہ و لا یصل

کمال لیلۃ لا یصل لایوم کما ہو فیہ و لا یصل لایوم کما ہو فیہ

کما ہو فیہ و لا یصل لایوم کما ہو فیہ و لا یصل لایوم کما ہو فیہ

مسئله ۶۶

یعنی، ورنہ ایک کامل کا ہر ذمہ ہر ہے جب تک ایک میں

ایک رات نہ ہو تو اس پر دم لازم نہ ہوگا ورنہ اس سے کم ہوتا

صدق لازم ہوگا، یہاں تک کہ نفع ایک میں ایک رات کے غیر حاصل

نہیں ہوتا تو کامل دم لازم ہوگا ورنہ (کامل اس پر پیر) سے کم

ہوتا نہ صرف صحت گندم صدقہ سب ہے جیسے صدقہ نہ میں۔ (یعنی)

تقریباً لکھو پیتا میں رگم گندم یا اس قیمت کا صدقہ سب ہوگا)

ورچے کا وہی حکم ہے جوہر کا حکم ہے یعنی چوتھائی چکر کے تمام مقدم ہے

ورس میں بھی دم کے وجوب کے سے ایک میں ایک رات ہونا ضروری ہے ورنہ

مقدم سے کم میں صدقہ، جب پیر تانی مام رہانی لکھتے ہیں

المسئله فی المسئله ۶۷

المسئله فی المسئله ۶۸

و حکم فی الوحۃ حد دایحور حصۃ و وحۃ

حکم فی الوحۃ حد دایحور حصۃ و وحۃ

یعنی چکر کے میں حکم کی طرح ہے ہمارے، ایک چکر کا ہونا چاہیے

نہیں ورنہ چکر کا حصہ یا قند یہ سب ہے جیسے کہ کے لئے ہونے

میں۔

مأموس لدیں اور غیر مأموس لکھتے ہیں، مأموس عربی کی حدیث ہے سب

نہیں یعنی سیریاں سے سکا گھس ہو یا ورنہ حالت حرام میں قے تو ہی ہونے

شاید یہ

و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ

و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ

یعنی، اس سے ہر چکر (یعنی سے) نہ ہوگا، یہ اس بات میں

نہیں ہے مأموس پر ہر چکر کو نہ ہونے۔

لکھتے ہیں

و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ

و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ

و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ

و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ و وحۃ

یعنی، ورنہ اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وچ دیا چکے کی

چارت دن سب حالت حرام میں سکی تھی میں تکلیف ہوئی تو

حالت ضرورت کے ساتھ نہایت ہی عیسوں کی بات کی گئی ہے۔

مأموس کو چکر کا ہونا ضروری ہے۔

المسئله فی المسئله ۶۹

المسئله فی المسئله ۷۰

۵۸۔ بحر احسن ۵۵

یعنی، رطل (برمندہ نے) سے قبل طواف زیارت ریا تو اس پر کچھ لازم نہ آئے گا، میں اس طواف سے وہ حرام سے قارن نہ ہوگا بلکہ رطل (یعنی برمندہ نے) سے وہ حرام سے قارن ہوگا

اس طرح رطل سے قبل طواف زیارت کرنے سے کچھ لازم نہیں آئے گا اور طرح رطل سے قبل طواف زیارت ریا و بھی یہاں تک کہ لے لے کچھ لازم نہ ہوگا پناچی حدیث میں سنت ملائی قاری متوالی ۵۴ دیکھتے ہیں

۵۹۔ طواف بالعمدہ ص ۱۷۸ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

یعنی، ص ۱۷۸ دھرم الرمی (جمع و کتاب) نے (جمہ و قبلی رملی (یعنی کتاب) سے) رطل (یعنی برمندہ نے) سے قبل طواف زیارت ریا تو اس پر کچھ لازم نہیں

۶۰۔ رد المحتار لدریہ ص ۱۶۹ دیکھتے ہیں

۶۱۔ بحار احسن ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن ۹

یعنی، میں جس نے طواف زیارت رملی (یعنی جمہ و عقبہ کو کتاب) سے (یعنی برمندہ نے) رطل (یعنی برمندہ نے) سے پٹ ریا تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا۔

۶۲۔ رد المحتار لدریہ ص ۱۶۹ دیکھتے ہیں

۶۳۔ طواف بالعمدہ ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۵۸۔ حاشیہ الطحطاوی علی الدر المنیر المحدث کتاب الحج باب الحادیۃ ص ۱۶۹

والحرم ص ۵۶۵

۵۹۔ السید السیفی فی السید السیفی باب الحادیۃ ص ۱۶۹ رد الترویج ص ۱۶۹

الحج ص ۲۹۶

۶۰۔ الدر المنیر المحدث ۴ کتاب الحج باب الحادیۃ ص ۵۵۴

۶۱۔ الدر المنیر المحدث ۴ کتاب الحج باب الحادیۃ ص ۵۵۴

یعنی، میں رملی، رطل سے قبل طواف زیارت ریا تو اس پر کچھ لازم نہ آئے گا۔

اس طرح قارن یا متمتع حاجی نے رطلی سے قبل طواف زیارت ریا تو اس پر بھی کچھ لازم نہیں ہوگا اس طرح رملی، رطل و زیارت میں ترتیب، جب نہیں اس طرح قریبانی، رطل و زیارت میں بھی ترتیب، جب نہیں، پناچی سید احمد میں اس عابدین شامی دیکھتے ہیں

۶۴۔ بحار احسن ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

یعنی، جب طواف زیارت یا ترتیب رملی پر، جب نہیں تو اس یا ترتیب قریبانی پر بھی، جب نہیں ہے پناچی علامہ سید احمد ص ۱۶۹ دھرم الرمی دیکھتے ہیں

۶۵۔ طواف بالعمدہ ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۶۶۔ رد المحتار لدریہ ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۶۷۔ بحار احسن ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۶۸۔ رد المحتار لدریہ ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۶۹۔ طواف بالعمدہ ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۷۰۔ رد المحتار لدریہ ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۷۱۔ طواف بالعمدہ ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۷۲۔ رد المحتار لدریہ ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۷۳۔ طواف بالعمدہ ص ۱۶۹ دھرم الرمی والحسن د ۱۱ ج ۵۹

۷۴۔ رطل و رملی سے قبل طواف زیارت ریا تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا

۷۵۔ رطل و رملی سے قبل طواف زیارت ریا تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا

۷۶۔ الدر المنیر المحدث ۴ کتاب الحج باب الحادیۃ ص ۵۵۴

۷۷۔ حاشیہ الطحطاوی علی الدر المنیر المحدث باب الحادیۃ ص ۵۵۴

بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۷۴ ھ لکھتے ہیں

وفی سنة ۷۷۵ ھ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۷۴ ھ لکھتے ہیں

لغة ۹۴

یعنی، ترتیب طہ و زہارت اور رمی و طعن کے مابین یعنی طہ و

زہارت کا رمی و طعن کے بعد ہونا تو درست ہے

اور علامہ طہ و زہارت کے مابین متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

وفی سنة ۷۸۸ ھ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

وفی سنة ۷۸۸ ھ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

یعنی، مگر طہ و زہارت اور رمی و طعن میں ترتیب تو درست ہے، پس

ترمی و طعن سے قبل طہ و زہارت کرنا تو اس پر کچھ لازم نہیں، اور

مردود ہوگا۔

اور علامہ پیر محمد میں س عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ ھ لکھتے ہیں

وفی سنة ۷۸۸ ھ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

یعنی، مگر طہ و زہارت اور رمی و طعن میں ترتیب تو درست ہے

لہذا طہ و زہارت اور رمی و طعن (رمی و طعن) میں ترتیب مست ہے نہ مرد

جب اس سے فقہاء اہل علم نے تصریح کر دی کہ طہ و زہارت اور رمی و طعن میں ترتیب

جب نہیں، چنانچہ علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی طہ و زہارت اور رمی و طعن کے مابین ترتیب

کے بارے میں لکھتے ہیں

۹۴ السید المصطفیٰ السید المصطفیٰ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

الطہای م ۲۵۷

۹۵ ابن الجوزی المتوفی ۶۰۰ ھ کتاب الحج بحوالہ التذکرۃ والفریب الاثر الحج ص ۴۷۰

۹۶ ابن الجوزی المتوفی ۶۰۰ ھ کتاب الحج مطلب فی طہای الزیادہ ص ۵۶

ایضاً معجم الخدیج فی البحر راہ البعد ۲ کتاب الحج باب توجہ و خروج من عرفہ

صاحب البحر و فی المصنف طہای الحج ص ۲۴۶

وفی سنة ۷۸۸ ھ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

یعنی، (س کے مابین) ترتیب و حسب نہیں

اور علامہ سید محمد عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ ھ لکھتے ہیں

وفی سنة ۷۸۸ ھ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

یعنی، حاصل کام یہ ہے کہ طہ و زہارت کی ترتیب میں کچھ لازم نہ ہے

نہیں ہے

جب رمی و طعن میں مرد و عورت کے سے اور رمی و طعن میں عورت و مرد کے

سے ترتیب و حسب ہے تو پھر اس ترتیب کا خلاف کر کے صورت میں دم و سبب ہونا

بے چارہ چنانچہ علامہ پیر محمد میں محمد طہ و زہارت لکھتے ہیں

وفی سنة ۷۸۸ ھ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

وفی سنة ۷۸۸ ھ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

یعنی، مرد و عورت میں لازم ہوگا جب وہ مطلقاً سے قبل طعن

کرے پھر رمی سے قبل تو بول کرے وہ عورت یا متمتع ہو۔

اور مرد و عورت سے قبل طہ و زہارت کرنا سنت کے خلاف ہے اس کی وجہ سے مرد و

عورت ہوگا چنانچہ علامہ علی بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

وفی سنة ۷۸۸ ھ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

یعنی، مگر یہ اس نے سنت کا خلاف کیا تو (اس کا یہ فعل) مردود ہوگا بنا

اس کے نہ اس کی سوغے ایک کے وقت نے تصریح کی۔

۹۷ باب السید مع شرحہ باب طہای الزیادہ ص ۲۵۷ فی سرائف ص ۲۵۷

۹۸ المحتصر فی البحر المتوفی ۶۰۰ ھ کتاب الحج مطلب فی طہای الزیادہ ص ۵۶

و حیاتیہ ص ۴۷

۹۹ حاشیہ المصنف و فی البحر المتوفی ۶۰۰ ھ کتاب الحج باب الخدیجہ ص ۵۶۵

۱۰۰ السید المصطفیٰ السید المصطفیٰ بن سبط داہلی القاری متوفی ۷۸۸ ھ لکھتے ہیں

ص ۲۴۶

لہذا فقہی رائے میں اس کے ترمیم ہونے کی تصریح کی ہے جیسا کہ علامہ مدظلہ العالی نے سر معسرؒ کے کتاب حج میں فرمایا: "تصحيح الحج کے بارے میں بھی ویسا د (ترمیم ہے) اور باب جنایات میں بھی ہے۔ معصوم (ماں ترمیم ہے) اور شریعت اللہ تعالیٰ سے باب جنایات کے بارے میں جنایات قسم فی الدماء میں صحت میں بھی ویسا د (مرد، مرد کوئی علق سے قبل طواف زیارت کرنا) ترمیم ہے اور ملائی القاری نے کہا: "وہ" ہے جیسا کہ مندرجہ بالا ملاحظہ فرمائیں گے۔

مردل زیارت سے مردل زیارت تک ہونے والا یہاں پر بہت سی سنتوں میں سے لارم تالیف پانچ ملائی تالیف صاحب "الحج والعمرة" میں شرح میں لکھتے ہیں

۱۰۰۰ المسألة ۴

یعنی اس کے بارے میں سنت قرار دیا۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ فقہاء عظام نے کہا ہے ایسا کرنے والے پر کچھ لارم نہیں، رزق پر بھی ہوتا تو اس پر کچھ لارم نہ دیتا۔ علامہ سید محمد بن محمد طحاوی نے "سر معسر" پر اپنے حاشیہ میں تصریح فرمائی ہے: "صاحب در کتب" ترمیم ہے" سے مردل ترمیم ہے۔ پانچ لکھتے ہیں

فوقه يكره في تركه لا يكره في مقابلة له ۲۰۲۰ فوقه مع

یسا د فی ترمیم کفارہ معصوم ۲۰۳۰

یعنی صاحب در کتب "ترمیم" ہے یعنی ترمیم ترمیم ہے، کیونکہ وہ مدت کے مقابلہ میں ہے (۱۰۰۰ مقام پر بھی) صاحب در کتب "ماں ترمیم ہے" کا مطلب ہے ترمیم ترمیم ہے جیسا کہ دیکھئے ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰ المسألة ۴ من الرد المحتج به في الحج من ۲۰۱۶

۲۰۲۰ کتاب الحج ص ۴۶۶

۲۰۲۰ کتاب الحج باب الجنایات ص ۵۴۵

ملاحظہ فرمائیں کہ زیارت و عمرات کے مابین ترتیب ہوگی، جب سمجھتے ہیں اور نکلتے ہیں تو کتب قدس نے طرف عدم رجعت کی بنا پر اس میں رکن بھی کرتے ہیں، ایسا دیکھا جائے کہ ترتیب قرنی و علق میں، جب ہے نہ طواف زیارت و عمرات (قرنی و علق) میں۔ پانچ علامہ شری لکھتے ہیں

والله اعلم بالصواب ۱۰۰۰۰ فی الحج ۱۰۰۰۰

المسألة ۴ من الرد المحتج به في الحج من ۲۰۱۶

یعنی ترتیب قرنی و علق میں، بس ہے (۱) قرنی، (۲) علق

(۳) علق بین من بعد دوپہر و علق قرنی و علق میں ترتیب

ہوتی ہے

ملاحظہ فرمائیں کہ قرنی و علق طواف زیارت و عمرات کے مابین ترتیب کے بموجب کو ثابت کرنے کے لئے پیش کی جاتی ہے اس سے "یوم نحر" کے جانے والے نماز مشرکہ کا یہاں پر نہ سب میں ترتیب کو جب بتانا ہوگا، ترتیب ماں مذکور ہے اس میں قرنی کے مابین ترتیب، جب مردل پانچ طواف زیارت کے ساتھ ترتیب میں ہے جیسا کہ فقہی و فقہاء عظام میں اس کی تصریح مذکور ہے۔

والله اعلم بالصواب

يوم السبت ۲ جمادى الاولى ۱۴۳۷ ۲۰۱۶ م 84 F np

۲۰۱۶ الرد المحتج به في الحج من ۲۰۱۶ ۲۰۱۶ کتاب الحج مطلب في فروع الحج و

وجوبه ص ۴۷

اللہ تعالیٰ نے حج کو فرض فرمایا جو استطاعت رکھتا ہو تو جیسے حق کے پاس "رو نہ ہو تو جس میں حج کی استطاعت نہیں ہوتی، اور حوا قتل و بالغ نہ ہو اس میں بھی استطاعت نہیں ہوتی، کسی طرح وہ عورت جس کے ساتھ اس کا حرم پیشہ نہ ہو اس میں بھی حج کی استطاعت نہیں ہے نہ کہ رست کو بھی حرم پیشہ کے غرض رہنا۔ مگر یہ اس وقت ہے جب عورت کو حج کے لئے شرفی غرض رہا ہے (یعنی عورت کی رفاہ و حریم کے درمیان میں اس عورت کی حرم مسافرت ہو)۔

احادیث: پناہ پر پستہ ٹیپ ٹیپ ہے

وہاں کوئی عورت غیر محرم کے تئیں نہ رہے۔

۲۔ جس سے عمر رضی اللہ عنہما میں سی ^{نکاح} و نکاح
دو دفعہ ہو گیا ہو، یا دو مسودات جا کر دو
معدود ہوں، یا دو دفعہ ۶۹
یعنی حضرت اس عمر رضی اللہ عنہ سے مرد کے ساتھ رہیں اور بعد
اس کا یہ جو عورت اللہ تعالیٰ پر رزق دے گی پر پڑاں رکھتی ہو وہ حیران کن ہے
تیس رتوں کی مسافت نہ رہے۔

عَنْ مُنْشَرِّهِ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

١ ٦ صحيح مسلم كتاب الحج باب ٢٧٤ سفر المرأة مع محرّم الحج وحج وغيره ثم
الحبيب ٣ ٤ ٣٧٦ ٢

۹ ۵ صحیح مسلم ص ۵۰ الحدیث ۴ ۴ ۳۷۸

٦ صحيح مسلم ص ٥ ٥ الجديد ٧ ٤ ٢٢٨

یقیناً، بغیر حرم کے عورت نہیں ہا غنہ ہے۔

۱۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

١. لا يجوز دفعه في نفس ساعه اليوم ذلك ان ساعه لا
 يكون ايام ساعه في دفعه معها يومه في ساعه وروجه في
 حياه وروجه في ساعه

یعنی، جو عورت اللہ تعالیٰ اور مرد و عورت پر یقین رکھتی ہے اس کے لئے
 اس کے باپ، بیٹے، بھائی، شوہر، پیارے و محرم کے بغیر نہیں، مگر
 حلال ہیں۔

۵۔ مشائخ بزم پورنقی اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اللہ عزوجل سے فرمایا
 اے جبرائیل! میری دعا ہے کہ جسے دیکھ کر میری دعا قبول ہو
 اے جبرائیل!

یقیناً، عورت وہی ہے جسے ہم دیکھتے ہیں۔ یہی عورت ہے جسے ہم دیکھتے ہیں۔

۱۔ حضرت ہر یسٰی رضی اللہ عنہ سے مراد ہے ایک شخص نے بڑا کام کیا۔
میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

١. في باب جلد و في باب كسب في حرمه و
 في باب كسب في حرمه و في باب كسب في حرمه

میں یہ نہیں سمجھتا کہ یہ نام تقدس تقدس کہاں تک ہو
 ہے؟ تو اس لئے کہ فرما رہا تھا وہم فی جہی کے ساتھ حج کرو۔

۱۱۔ رُج کا سہ فقیروں نے ہنسنے کی نہیں س لے بغیر شوہر پر عزم کے جانا شرعاً جائز

٢ صحیح مسلم ص ٥ الجذب ٤٢٧ ٤ ٤

٢ ٢ صحبح منم م ه الحديب ٩ ٩ ٢٢٩

٢٠٤ صحیح مسلم ج ٢ ۛ الحدید ۛ ۛ

عورتوں کا پتہ از بندہ تبدیلہ پڑھتے اور دعائیں مانگتے

مستطاب! یہ فرماتے ہیں علامہ ابن مقفعؒ: شہر میں سڑکوں میں عورت
حریم ہونے کے بعد تیسرے درجے کی گلی کے ساتھ پہلے حصے کو توڑ دیکھا ہے
مخصوص طور پر باغیچہ میں پہنچتی ہیں۔ سڑکوں کے کنارے یہ چھری
ہوئی ہے باقی اس سے سڑک پہنچتی ہیں۔ چھری تو ایسا بھی ہوتا ہے عورت و مردوں پر
رہے ہوئے ہیں عورت کے پہنچنے ہوئی ہے۔ مرد اس سے اس کے ساتھ پہنچے ہوئے

(سائل: محمد یحیٰی خان، پٹنہ، مدینہ منورہ)

وہ سہ ماہی و تندر میں 'حجر' کا پتلا ٹکڑا مسنا کر مر ہے
یہاں عورت کی 'رہش' عورت ہے، یہاں 'پہ' مہ ابو منصور محمد بن قمرم سے شیبہ سرانی ملتی ہے
۵۹۷ء لکھتے ہیں

[illegible]

١. عدد من ٢ إلى ٩

حاشیه و المعنی فیه و شبه الی جمیع ج. معنی ۲

یعنی، عورت طیبہ کہتے ہوئے بیٹہ کو پسند نہ کرے۔ یہ بامعنی ہے

یہی ہے جس نے ایک عورت کی کہ: "و تو رہنا فرمایا، 'خلق میں رہا۔"

جو، جی، رچہ، کر کے اللہ، تو اس عورت کے سلیق میں رہا دیو پی، ۹

اس حدیث کے معنی یہ ہیں: عورتوں کو زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

مردم مجرم باشند، پھونکوں کی سی ہو جائیں۔

یومہ نکاح رنج نہ ملد زں صحت ثوار تبدیلیہ بخلاف ص ۹۰

٨. الجبال في الجسد المحدث القسم الثاني فصل في حرم المرأة ولا في ٣٥

٤٩ حياه القوي في هذه الحياه: سبب في انهم يتقدمون

یعنی تیسری حکومت بنائیے کہتے ہوئے نبیؐ، زہدینہ مرعہ بنیاد

تو ثابت ہو عورت کو تہیہ تہنہ سے نہ ہے۔ جس کی تہہ زخم، جس کے پنے کا تہہ تلک کے، بڑا طید، حصہ میں شہ نہ ہو، دیگر باہر میں بھی عورت کے سے میں حکم ہے، جس کا عارف نہ ہو، لیکن میں اللہ تعالیٰ و راجی نہ ہو، جس کے سے مار اس سے، الا کام رقی میں، اللہ تعالیٰ میں مد بیت عیساؑ مانے میں

واللہ اعلم بالصواب

726.F م ٢ ٦ سورة الزمر

حالت حیض میں عورت حرم کیسے پابند ہے اور نعالِ حج کیسے دے؟

مسئلہ: بیانیہ باتیں میں جہاد میں مفتیوں کی شرکتیں اس مسئلہ میں مذکورہ
میں عورت شرعاً حرام ہونے کے وقت حالت میں ہیں ہوتا حرام کیسے ہونے اور حج
کے باقی نفع کیسے ہوتے؟

(اس لہجہ میں سیدھی روپ منہ فرم)

بسمہ تعالیٰ و تقاضا ہے کہ اس مضمون سے استفادہ کرنے والے حضرات کو اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب نصیب ہو۔

حائضہ عورت اور طواف و داغ

استفتا۔ یافرحمہ تے میں علماء دین مفتیوں شریعتیں اس مسئلہ میں طواف و داغ ہے ایک عورت نے طواف کو زیارت یا توسل کے یوم شریف ہو گئے سے تا واقعہ نماز اور طواف کرنی یہاں تک کہ اس کی ہل رہ گئی کا وقت پایا مدینہ منورہ نہ ہو تو اس صورت میں کیا کرے؟

(الاسئل محمد نیل تاجی رسیک حج و عمرہ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ و تقدس لاجو و صورت رسول میں عورت کو پانے کے بعد طواف کرنا ہے اور ہن پاشیہ مال کے مطابق مدینہ منورہ پہنچ جائے طواف اگرچہ آفاق کے ہے جب ہے مگر انھیں اور اس واپس عورت سے یہ جب ہی صورت میں موقوف ہوتا ہے اور اس میں جب کے ترک پڑتا رہتی ہے اور یہی ملامت ہے۔ پناہی محمد و محمد ہاشم صاحبی علی متوفی ۱۴۰۷ھ لکھتے ہیں

۱۔ اور ہم کہہ رہے ہیں اس وقت قبل از طواف و داغ ہو گیا ہے

۲۔ حد و ستارہ رفقاء و تقدس لاجو و صورت رسول میں عورت کو پانے کے بعد طواف کرنا ہے اور ہن پاشیہ مال کے مطابق مدینہ منورہ پہنچ جائے طواف اگرچہ آفاق کے ہے جب ہے مگر انھیں اور اس واپس عورت سے یہ جب ہی صورت میں موقوف ہوتا ہے اور اس میں جب کے ترک پڑتا رہتی ہے اور یہی ملامت ہے۔ پناہی محمد و محمد ہاشم صاحبی علی متوفی ۱۴۰۷ھ لکھتے ہیں

یعنی ہر دو ال یہاں کہ عورت و طواف و داغ کرے سے قبل یا بعد اس وقت کہ وہ بھی نہیں سے پاک نہ ہوئی تھی اس لئے رفقاء کے کہ رجوع کا قصد یا اس صورت کے پانے سے تک فرغت نہ ان تو اس عورت سے طواف و داغ ہو جائے گا اور اس پر اس کے ترک میں سے کچھ لازم نہ ہے گا۔

۳۔ صدر الشریعہ محمد علی متوفی ۱۳۰۷ھ لکھتے ہیں کہ عورت سے قبل رہتی ہیں

نہیں واپس ملے سے جانے سے قبل پاک ہوئی تو اس پر یہ طواف واجب ہے اور اس نے کے بعد پاک ہوئی تو اسے پھر نہیں کہ وہ وہیں سے واپس آئی تو طواف واجب ہو گیا جب ان مقامات سے واپس نہ ہوئی تھی۔ ۳۴۸

۴۔ اگرچہ طواف کو زیارت کے حد کوئی فرضی طواف یا تھا تو اس سے طواف و داغ ہو گیا تھا۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم ثلاثیہ ۱۳۱۷ھ و ۱۴۲۷ھ ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶م ۳۳۸ ف

تقصیر سے قبل عورت کا اپنے سر کو تنگ کرنا

استفتا۔ یافرحمہ تے میں علماء دین مفتیوں شریعتیں اس مسئلہ میں کہ ایک عورت نے عمرہ یا سعی اور تھکرہ سے قبل حرم مدینہ کا کپڑا کھسکا یا کچھ تھکرہ کر دیا یا اس صورت میں اس پر کچھ لازم ہوگا؟

(الاسئل محمد نیل تاجی رسیک حج و عمرہ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ و تقدس لاجو و صورت رسول میں اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا جب کہ تقصیر سے قبل ممنوعات حرام میں سے کسی مسئلہ کا ارتکاب نہ کیا ہو ہوئی رہا کہ کپڑا نہ ہوا تو وضو میں نہ کے مسح کے سے بھی حلال ہوتا ہے اس کے لئے غیر صحیح نہیں ہوتا، لہذا اس سے کپڑا کھسکے سے اس کے حرم کوئی فرق نہیں ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یوم ثلاثیہ ۱۳۱۷ھ و ۱۴۲۷ھ ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶م ۳۳۸ ف

احرام کے بغیر طواف میں عورت چہرہ نہیں کھولے گی

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ طواف میں اکثر عورتوں کو دیکھا ہے کہ وہ چہرہ کھولے ہوئے ہوتی ہیں اور عورت کو احرام میں تو منہ کھلا رکھنے کا حکم ہے، عام طواف میں بھی کیا اس کا حکم ہے کہ وہ منہ کو کھلا رکھے؟

(الاسائل: نوربیک ازبیک حج گروپ، مکہ مکرمہ)

باسمہ تعالیٰ و تقدس الجواب: احرام میں عورت کو چہرہ کھلا رکھنا ہے کہ حدیث شریف ہے:

"إِحْرَامُ الْمَرْأَةِ فِي وَجْهِهَا" الحديث

یعنی عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے۔

اس لئے عورت جو طواف حالت احرام میں کرے گی اس میں تو اس کا چہرہ کھلا ہوگا مگر جو طواف حالت احرام میں نہ ہو اس میں چہرے کو کھلا رکھنے کا حکم نہیں فقہ کا سبب ہے لہذا عام حالت میں عورت طواف کرے تو اسے اپنے چہرے کو چھپانا ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الخميس، ۸ ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ، ۲۸ دسمبر ۲۰۰۶ م (334-F)

عورت سفر حج میں بیوہ ہو جائے تو مناسک حج ادا کرے یا نہ

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورت سفر حج میں بیوہ ہو جائے تو کیا اس کو عدت کی حالت میں منی عرفات اور مدینہ طیبہ وغیرہ جانا جائز ہے؟

باسمہ تعالیٰ و تقدس الجواب: اگر دوران حج یا حج سے قبل کسی عورت کا شوہر تضاویٰ الی سے انتقال کر جائے تو اس عورت کا کوئی حرم موجود ہو تو اس کے ساتھ

حج پورا کرے اگر حرم نہ ہو تو گروپ کی ایسی عورتوں کے ساتھ حج پورا کرے جو خداترس اور دیندار ہوں اور مقررہ مدت کے بعد گھر پہنچ کر عدت کے بقیہ ایام گھر پر پورے کرے۔

فقہ حنفی میں حکم تو یہ ہے کہ عورت اگر اپنے شوہر کے ساتھ سفر پر ہو اور سفر میں اس کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو عورت کا گھر اگر مدت سفر پر نہ ہو تو اسے چاہئے گھر لوٹ آئے اور عدت کو پورا کرے اور اگر گھر اور جہاں کا قصد ہے دونوں مدت سفر پر ہوں تو کسی جانب سفر کو اختیار کرنا بے غم کے حرام ہے کہ اس جگہ اگر عزت و آبرو کے ساتھ رہنا پسند ہو تو اسے کسی حرم کے آنے تک یا دوسرا نکاح کرنے تک اسی جگہ رہنے کا حکم دیا جاتا، اگر اس جگہ کوئی شناسا نہ ہو کہ رہنے کا بندوبست ہو سکے یا وہاں رہنے میں عزت و آبرو کا خطرہ ہو یا قانونی طور پر مسائل ہوں جن کی بناء پر وہاں رہنا دشوار ہو تو مجبوری اور ضرورت میں اسے مذہب غیر پر عمل کی وقتی اجازت دی جائے گی اور وہ یہ ہے کہ امام شافعی علیہ الرحمہ کے مذہب کے مطابق وہ اپنے قافلہ کے معتد وثقہ ثورتوں کو تلاش کرے اور ان کے ساتھ سفر کو جاری رکھے یا وطن واپس آ جائے، دونوں کا اختیار ہے۔

اور جو عورت جہد پہنچ کر بیوہ ہو گئی اسے بے غم و ملن واپس لوٹنا حرام ہے، البتہ مکہ مکرمہ جہد سے سفر شرعی کی ذوری پر نہیں لہذا مکہ مکرمہ چلی جائے اور حج کے بعد وہیں ٹھہرے تاکہ اس کا کوئی حرم اس کو لینے کے لئے وطن سے پہنچ جائے اور اگر حرم نہ ہو یا جائے آنے کے لئے تیار نہ ہو یا ایسا ہے کہ اسے دین کا کوئی لحاظ پاس نہیں ہے اور کوئی صورت نظر نہ آئے، مذہب غیر پر عمل کرے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

کانت کمن أبا نھا زوجھا أو مات عنها ولو فی مصر و لبس

یبنھا و لبس مضرھا ملة سفر رجعت و لوبس مضرھا ملة و

لبس مضرھا أقل مضت اھ۔

یعنی کسی عورت کو اٹھائے سفر شوہر نے یا کن طلاق دے دی یا انتقال کر گیا
اور اس عورت اور اس کے بہن کے درمیان مدت سفر نہیں ہے تو وہ
لوٹ آئے اور اگر بہن کے لئے مسافت سفر ہے مقصد کے لئے مسافت
سفر نہیں تو سفر جاری رکھے۔

لیکن اس رخصت شرعی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اپنی صوابدید پر کسی عذر کو ضرورت مان
لیا جائے یا کسی عام مجبوری کو ضرورت مان لیا اور مذہب غیر پر عمل کر لیا، شرعی طور پر جب تک
ضرورت تحقیق نہ ہو مذہب غیر پر عمل جائز نہیں اگرچہ چاروں مذاہب برحق ہیں لیکن جو جس
مذہب کا متقصد ہے اس پر اسی کی تقلید واجب ہے مگر فی "فتاویٰ یورپ" (ص ۳۳۱)۔
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

یوم الأربعاء ۲۹ شوال الحکم ۱۴۲۷ھ ۲۲ نومبر ۲۰۰۶م (222-F)

توجہ فرمائیے

ادارے کی ہدیتہ شائع شدہ کتب

کہی ان کہی زکوٰۃ کی اہمیت

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان

عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

امام احمد رضا قادری رضوی، حنفی رحمۃ اللہ علیہ مخاضین کی نظر میں

میلا دابن کثیر، عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم

تخلیق پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

مکتبہ غوثیہ، ہوسیل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

ضیاء الدین چلی کیشنز، نزد شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، مبین مسجد، مصلح الدین گارڈن، کراچی (حذیف بھائی انگوٹھی، ۱)۔

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی

رابطے کے لئے: 021-2439799

محترم المقام جناب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان نے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت سلاہ شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت نے ہال رو اس کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت وہی نہیں برقرار رکھی گئی ہے جو کہ گزشتہ کئی سالوں سے چل رہی ہے یعنی صرف 500/- روپے سالانہ۔

اس خط کے ذریعہ آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں مئی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنا لیا جائے۔ صرف اوپر صرف مئی آرڈر کے ذریعہ بھیجی جانے والی رقم قائل قبول ہوگی، خط کے ذریعہ نقد رقم بھیجے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات دینی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 4 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ جنوری تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں وصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا مارچ میں وصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام پتہ، ممبر شپ نمبر (مئی آرڈر اور فارم دونوں پر) اور زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پوائے گہران کو خط لکھ ضروری نہیں بلکہ مئی آرڈر پر اپنا نام جو کہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کر دیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے مئی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ مئی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور درج کریں۔

نوٹ: کسی مہینے کتاب نہ پہنچنے کی صورت میں خط لکھنے وقت اس سال لئے والی کتابوں کا تذکرہ ضرور کریں تاکہ ہمیں پریشانی نہ ہو۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

سید محمد طاہر نعیمی (معاون محمد سعید رضا)

نور مسجد کاغذی بازار، پٹنہ، گراچی۔ 74000

شعبہ نشر و اشاعت 021-2439799

..... نام..... ولدیت.....

..... مکمل پتہ.....

فون نمبر: فون نمبر.....
نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی مئی آرڈر میں رقم روانہ کر سکتے ہیں اور فارم لئے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جائے گی۔

خصوصی اعلان اجتماع

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں ہر مہینے کی پہلی اور تیسری پیر کو

درس قرآن

ہوتا ہے جس میں حضرت علامہ مولانا محمد عرفان ضیائی صاحب درس قرآن دیتے ہیں۔



اور ہر مہینے کی دوسری اور چوتھی پیر کو

درس حدیث

منعقد ہوتا ہے جس میں علامہ مولانا مختار اشرفی صاحب درس حدیث دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مختلف علمائے اہلسنت آکر اجتماع سے مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔